اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

فی پرچہ

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند ۔ قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

نمبر ۶ | ۱۹ ربیع الاول سنہ ۱۳۵۲ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۱۳ جولائی سنہ ۱۹۳۳ء | جلد ۲۱

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے کے متعلق ۸ جولائی کی ڈاکٹری اطلاع یہ موصول ہوئی تھی۔ کہ حضورؑ کو کل پیٹ درد۔ اور اسہال کی شکایت ہو گئی ہے۔ اور ۹ جولائی کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت کل کی نسبت بہتر ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں:۔

۱۰ جولائی لجنہ اماء اللہ کے زیر اہتمام خواتین کا ماہواری جلسہ ہوا جس میں خواتین کی تقریروں کے علاوہ مولوی حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی نے بھی تقریر کی:۔

۱۱ جولائی کو مسٹر عبد الغفور صاحب بر کے پسر ڈاکٹر عبد المغنی صاحب ڈنمبار نے اپنے ولیمہ کی دعوت میں بہت سے احباب کو مدعو کیا۔ شادی شیخ عبد الرشید صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ بٹالہ کی صاحبزادی سے ہوئی ہے:۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

عورتوں کو نصائح

"یہ مرض عورتوں میں بہت کثرت سے ہوا کرتا ہے۔ کہ وہ ذرا سی بات پر بگڑ کر اپنے خاوند کو بہت کچھ برا بھلا کہتی ہیں۔ بلکہ اپنی ساس اور سسر کو بھی سخت الفاظ سے یاد کرتی ہیں۔ حالانکہ وہ اس کے خاوند کے بھی قابل عزت بزرگ ہیں۔ وہ اس کو ایک معمولی بات سمجھ لیتی ہیں۔ اور ان سے لڑنا وہ ایسا ہی سمجھتی ہیں۔ جیسا کہ محلہ کی اور عورتوں سے جھگڑا۔ حالانکہ خدا تعالٰے نے ان لوگوں کی خدمت اور رضا جوئی ایک بہت بڑا فرض مقرر کیا ہے۔ یہاں تک کہ حکم ہے۔ کہ اگر والدین کسی لڑکے کو مجبور کریں۔ کہ وہ اپنی عورت کو طلاق دیدے۔ تو اس لڑکے کو چاہیئے۔ کہ وہ طلاق دیدے پس جبکہ ایک عورت کی ساس اور سسر کے کہنے پر اس کو طلاق مل سکتی ہے۔ تو اور کونسی بات رہ گئی ہے۔ اس لئے ہر ایک عورت کو چاہیئے۔ کہ ہر وقت اپنے خاوند اور اس کے والدین کی خدمت میں لگی رہے۔ اور دیکھو۔ کہ عورت جو کہ اپنے خاوند کی خدمت کرتی ہے۔ اس کا کچھ بدلہ بھی باقی ہے۔ اگر وہ اس کی خدمت کرتی ہے۔ تو وہ اس کی پرورش کرتا ہے۔ مگر والدین تو بچے سے کچھ نہیں لیتے۔ وہ تو اس کے پیدا ہونے سے لیکر اس کی جوانی تک اس کی خبرگیری کرتے ہیں۔ اور بلا کسی اجر کے اس کی خدمت کرتے ہیں اور جب وہ جوان ہوتا ہے۔ تو اس کا بیاہ کرتے۔ اور اس کی آئندہ بہبودی کیلئے تجاویز سوچتے اور اس پر عمل کرتے ہیں۔ اور پھر جب وہ کسی کام پر لگتا ہے۔ اور اپنا بوجھ آپ اٹھانے اور آئندہ زمانہ کیلئے کسی کام کرنے کے قابل ہوتا ہے۔ تو کس قدر ظلم ہے کہ اس کی بیوی اس کو اپنے ماں باپ سے جدا کرنا چاہتی ہے یا کسی ذرا سی بات پر سب و شتم کرتی ہے یہ ایک ایسا ناپسندیدہ فعل ہے جس کو خدا اور مخلوق دونوں ناپسند کرتے ہیں۔" (الحکم ۲۴ مارچ ۱۹۰۵ء)

تبلیغی رپورٹیں

احمدیہ مشن لنڈن کی تبلیغی مساعی

مسجد احمدیہ میں تقریریں

مولوی محمد یار صاحب ۲۱ جون کو لنڈن سے لکھتے ہیں:۔

بدستور سابق چند اصحاب سے اتوار کے اجتماعات پر تقریریں کرائی گئیں۔ مسٹر ناصر B... نے اس بات پر عمدہ تقریر کی۔ کہ عیسائیت کو چھوڑ کر اس نے اسلام کیوں قبول کیا۔ ڈاکٹر یوسف سلیمان آف جنوبی افریقہ نے سورہ فاتحہ کی خوبیاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کی روشنی میں بیان کیں۔ ایک اتوار کو بابو عزیز الدین صاحب نے حضرت مسیح کی آمد ثانی پر بہت اچھی اور دلچسپ تقریر کی۔ غیر مسلم بھی کافی تعداد میں تھے۔ سب نے پسند کی۔

اسی طرح میر عبدالسلام صاحب بی۔ اے سیالکوٹی نے "مذہب" کے موضوع پر ایک پُر از معلومات تقریر کر کے حاضرین کو فائدہ پہونچایا۔ گزشتہ اتوار مکرم جناب چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب نے اس امر پر تقریر فرمائی۔ کہ اگر ہم ہر کام میں خدا تعالےٰ کے ارشاد اور احکام کو پورا کرنا مدنظر رکھیں۔ تو ہر کام مذہبی ہونے کے باعث ہماری رُوحانی ترقی کا موجب ہو سکتا ہے۔ تقریر عالمانہ تھی جسے حاضرین نے بہت پسند کیا۔ اجتماع بہت کافی تھا۔

مولانا درد صاحب کے لیکچر

مکرم جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد نے علاوہ ان تقاریر پر ریمارکس کرنے کے تین لیکچر دیئے۔ ایک میں اسلام کی خوبیاں بیان کر کے اس کی تمام مذاہب پر برتری ثابت کی۔ دوسرے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات اور نشانات پر تفصیلاً بحث کرتے ہوئے واضح کیا۔ کہ آنے والا آچکا ہے۔ اب اس کو قبول کرنے میں ہی نجات ہے۔ اور تیسرے میں مذہب کی ضرورت بیان کرتے ہوئے بتایا۔ کہ باوجود تمام ترقیات کے جو مہذب اقوام کر چکی ہیں۔ مذہب کی ضرورت ہے۔

سوال وجواب

اتوار کو جو تقاریر ہوئیں۔ ان میں سے ہر اک پر سامعین نے سوالات کئے۔ جن کے جوابات اجلاس کی دلچسپی کا باعث ہوتے رہے۔ اتوار کو ہندوستانی۔ اور انگریز احمدیوں کے علاوہ کئی غیر مسلم بھی آتے رہے۔ ان سے فرداً فرداً بھی گفتگو ہوتی رہی۔ اور نومسلموں کو علیحدہ علیحدہ سبق پڑھائے جاتے رہے۔

جمعہ کے دن بھی کافی دوست آجاتے ہیں۔ اور جن نومسلم دوستوں کو فرصت ہو سکتی ہے۔ وہ بھی باقاعدہ جمعہ میں شامل ہوتے ہیں۔ جن میں مسٹر بلال Nuttal. پیش پیش ہیں۔

ایک جمعہ کے خطبہ میں مکرم جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد نے Whitsunday. کا ذکر کرتے ہوئے عیسائیت کے بودے اصول کی تردید کی۔ اور بتایا۔ کہ روحانیت اسلام کے ذریعہ ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ اسی دن جمعہ کی نماز کے بعد ایک نکاح کا خطبہ پڑھا جس میں اسلام کی تعلیم مختصراً بیان کی۔

پبلک تقریریں

عرصہ زیر رپورٹ میں خاکسار نے چار پبلک تقریریں کیں۔ جن میں اسلام کی خصوصیات۔ قرآن مجید کی افضلیت۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صداقت از رُوئے بائیبل۔ اور تحریف بائیبل بیان کی گئی۔ کثرت سے لوگ جمع ہو کر سنتے رہے۔ اور سوالات کرتے رہے۔ یہودی لوگ زیادہ دلچسپی سے ہمارے لیکچروں کو سنتے۔ اور اعتراضات کرتے ہیں۔ ان تقاریر کے بعد انفرادی طور پر بھی تبلیغ کرنے کا موقعہ ملتا رہا۔ دو نوجوان مسجد میں بھی آئے وُہ اسلامی لٹریچر کا مطالعہ کر رہے ہیں۔

خاکسار کے ساتھ ان عام اجلاسوں میں مسٹر عبدالعزیز اسماعیل صاحب بھی شامل رہے۔ اور تین چار تقریریں اسلام کی صداقت وغیرہ پر کیں۔ ایک تقریر انہوں نے "اسلام میں عورت کی حیثیت" پر کی۔

روٹری کلب میں تقریر

۲۳ مئی ۱۹۳۳ء کو خاکسار نے Slough. کی روٹری کلب میں صداقت اسلام پر تقریر کی۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بائیبل کی پیشگوئیوں کا بھی ذکر کیا۔ تقریر کے بعد دو شخصوں نے عورت کے Status. کے متعلق سوالات کئے۔ اور یہ بھی پوچھا۔ کہ کیا ان کو عبادت میں مردوں کے ساتھ شامل ہونے کی اجازت ہے۔ قرآن مجید کی آیات سے جواب دینے کے علاوہ خاکسار نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ اور جماعت احمدیہ کا عمل بھی پیش کیا۔

ایک نومسلمہ کی دینی تعلیم

اتوار کے علاوہ بعض نومسلم دوسرے دنوں میں بھی آتے ہیں۔ اور ہمارے ساتھ نمازوں میں شامل ہوتے۔ اور سبق پڑھتے ہیں۔ یہ بات خوشی سے پڑھی جائے گی۔ کہ نفیسہ ہنکس نے یسرنا القرآن ختم کر کے قرآن مجید پڑھنا شروع کر دیا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس کو اور سب نومسلموں کو زیادہ سے زیادہ ترقی کی توفیق عطا فرمائے۔ احباب اس مشن کی کامیابی۔ اور ہماری حقیر کوششوں کے عمدہ نتائج کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

تبلیغی جلسے

جھمبر خورد تحصیل چونیاں میں ۱۳ - جولائی کو بھوہاں وڈالہ میں ۱۶ - کو - اور لائل پور میں ۱۵ - ۱۶ - کو جلسہ مقرر ہوا ہے۔ ان تینوں جگہوں کے ارد گرد کی احمدی جماعتوں کو چاہیئے۔ ان جلسوں میں شامل ہو کر ان کو کامیاب بنانے کی کوشش کریں۔ اور فائدہ اٹھائیں۔ لائل پور میں مناظرہ کی بھی توقع ہے۔ یہ سالانہ جلسہ بہت شاندار ہوگا۔ ناظر دعوت و تبلیغ۔

مسلم لیگ میں بے آئینی

مسلم لیگ کے پریزیڈنٹ اور بعض اراکین کے درمیان ایک عرصہ سے بدمزگی۔ بلکہ دھینگا مشتی ہو رہی ہے۔ اس کے صدر نے لاہور میں کونسل کا ایک جلسہ کرانے کا اعلان کیا۔ مطابق ایجنڈا عاجز راقم اور چند اور ممبر وقت مقررہ پر ۹ جولائی کو جب ملک برکت علی صاحب کی کوٹھی پر پہونچے۔ تو معلوم ہوا۔ کہ جلسہ وقت مقررہ سے دس پندرہ منٹ پہلے ہی شروع ہو کر ختم بھی ہو چکا۔ اور لوگ چلے بھی گئے۔

عام قاعدہ ہے۔ کہ ہر ایک ایسا جلسہ وقت مقررہ سے چند منٹ بعد میں شروع ہوا کرتا ہے۔ لیکن ایسا کبھی نہیں ہوا۔ کہ دس منٹ پہلے ہی شروع کر دیا جائے۔ افسوس ہے۔ کہ مسلمانوں میں بے آئینی بہت پھیلتی جاتی ہے۔ اور تفرقہ بڑھتا جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کے حال پر رحم کرے۔ (مفتی) محمد صادق۔ ممبر ورکنگ کمیٹی آل انڈیا مسلم لیگ

احمدی مزارعین کیلئے موقعہ

احباب کو گزشتہ سالانہ جلسہ کے موقعہ پر جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال ناظر اعلیٰ نے سنایا تھا۔ کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان نے تقریباً ۵۰۰ ایکڑ نہری زمین علاقہ سندھ میں خریدی ہے۔ جس کی آبادی کے لئے مزارعین کی ضرورت ہے۔ سندھی لوگ کثرت سے مل سکتے ہیں۔ مگر ان غریب احمدی بھائیوں سے جنکو اپنی روزی کمانے کا خیال اور تڑپ ہے۔ درخواست کیجاتی ہے کہ آپ لوگوں کا حق مقدم ہے۔ آؤ اپنا گزارہ بھی کرو۔ اور سلسلہ کی خدمت بھی۔ ہم خرما و ہم ثواب۔ امیران جماعت و دیگر عہدہ داران بھی اس کام میں ان حاجتمند دوستوں کو جن کے پاس اپنی زمین نہیں۔ یا کافی زمین نہیں۔ اور زمیندارہ کام سے ان کا ذریعہ معاش ہے۔ اس کے فوائد ذہن نشین کرا کے سندھ جانے کی ترغیب دیں۔ اور عند اللہ ماجور ہوں۔ اس کے بعد ان تمام کاشتکاروں کے لئے بھی کوئی روکاوٹ نہیں جو کاشتکاری کے خواہاں ہوں۔ شرح بٹائی یہ ہے۔ ہر ایک جنس سے دو سیر فی من الگ کر کے باقیماندہ ۳۸ سیر کے برابر برابر کے دو حصے۔ ابتدائی سالوں میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
32
نمبر ۶ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۹ ربیع الاوّل ۱۳۵۲ھ | جلد ۲۱

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور مسلمانانِ کشمیر

مسلمانانِ کشمیر کے متعلق جماعت احمدیہ کی خدمات کا مختصر ذکر

مسلمانانِ ہند کو مسلمانانِ کشمیر کی امداد پر آمادہ کرنا

۱۹۳۱ء میں جب مسلمانانِ کشمیر میں اپنے حقوق حاصل کرنے کے متعلق خفیف سی حرکت پیدا ہوئی۔ اور اس وجہ سے ان پر جبر و تشدد کی مشق ہونے لگی۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے دل میں ان مظلوم و ستم رسیدہ مسلمانوں کی حالتِ زار کے متعلق جو درد عرصہ سے موجود تھا۔ اس میں بہت زیادہ اضافہ ہوگیا۔ اور آپ ان کی تائید و حمایت کرنے کے لئے آمادہ ہو گئے۔ اس بارے میں آپ نے سب سے پہلے یہ کوشش فرمائی۔ کہ مسلمانانِ ہند پر مسلمانانِ کشمیر کو امداد دینے کی ضرورت و اہمیت ثابت کی۔ چنانچہ پہلا مضمون جو حضور نے جون ۱۹۳۱ء میں شائع کیا۔ اس میں رقم فرمایا۔

"میں متواتر کئی سال سے کشمیر میں مسلمانوں کی جو حالت ہو رہی ہے۔ اس کا مطالعہ کر رہا ہوں۔ اور لمبے مطالعہ اور غور کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچنے پر مجبور ہوا ہوں۔ کہ جب تک مسلمان ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے تیار نہ ہو جائیں گے۔ یہ زرخیز خطہ جو نہ صرف زمین کے لحاظ سے زرخیز ہے۔ بلکہ دماغی قابلیتوں کے لحاظ سے بھی حیرت انگیز ہے۔ کبھی بھی مسلمانوں کے لئے فائدہ بخش تو کیا۔ آرام دہ ثابت نہیں ہو سکتا"۔

"تمام مسلمانوں کا یہ فرض ہونا چاہیئے۔ کہ وہ اس ملک کو اس تباہی سے بچانے کی کوشش کریں۔ جس کے سامان بعض لوگ پوری طاقت سے پیدا کر رہے ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ مسلمان اخبارات جیسے "انقلاب" "مسلم آؤٹ لک" "سیاست" اور "سن رائز" اور اسی طرح نیا اخبار "کشمیری مسلمان" جموں و کشمیر کے مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت میں بہت کچھ حصہ لے رہے ہیں۔ لیکن خالی اخبارات کی کوششیں ایسے معاملات کو پوری طرح کامیاب نہیں کر سکتیں۔ ضرورت ہے کہ ریاست کشمیر کو اور گورنمنٹ کو پوری طرح اس بات کا یقین دلا دیا جائے کہ اس معاملے میں سارے کے سارے مسلمان خواہ وہ بڑے ہوں۔ یا چھوٹے کشمیر کے مسلمانوں کی تائید اور حمایت پر ہیں۔ اور ان مظالم کو جو وہاں کے مسلمانوں پر جائز رکھے جاتے ہیں۔ کسی صورت میں برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں"۔

مجلس شوریٰ کی تجویز

اس کے بعد حضور نے سرکردہ مسلمانانِ ہند کی ایک ایسی مجلس شوریٰ کی تجویز دلائل اور واقعات کی بنا پر پیش فرمائی۔ جس میں معاملات کشمیر پر غور کر کے عملی جد و جہد شروع کی جا سکے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ عام طور پر مسلمانوں میں کشمیر کے مسلمانوں کی حالت کی طرف توجہ پیدا ہو گئی۔ اور ملک کے مختلف حصوں میں یہ احساس پیدا ہونے لگا۔ کہ کشمیر کے مسلمانوں کو ان کے مصائب و مشکلات میں بے یار و مددگار نہیں چھوڑ دینا چاہیئے۔ اور سب مسلمانوں کو آزادی کی جد و جہد میں برادرانِ کشمیر کی امداد کرنی چاہیئے۔

اس کے بعد یہ مرحلہ پیش آیا۔ کہ کوئی ایسا نظام قائم کرنا چاہیئے۔ جس کے ماتحت کام کو خوش اسلوبی کے ساتھ چلایا جائے۔ اس کے متعلق حضور نے اپنے ایک اعلان میں نظامِ کار کی اہمیت اور ضرورت کی تشریح فرماتے ہوئے یہ تجویز پیش کی۔ کہ

"ایک نہایت محدود۔ لیکن ہندوستان بھر کے چوٹی کے لیڈروں کی ایک کانفرنس کسی ایسے مقام پر جہاں جموں و کشمیر کے مسلمان بھی آ سکیں۔ منعقد کریں۔ تاکہ اس موقع پر ان تمام مشکلات پر غور کر کے جو ہمارے راستہ میں حائل ہیں۔ ایک ایسا پروگرام تیار کیا جائے۔ جس پر عمل کر کے بغیر کسی نئی پیچیدگی کے پیدا ہونے کے ہم مسلمانانِ کشمیر کی آزادی کے مسئلہ کو حل کر سکیں"۔

آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا قیام

آخر وہ درد اور ٹیس جو مسلمانانِ کشمیر کی مظلومیت کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے دل میں تھی۔ اور جس کا اظہار حضور نے مسلمانانِ ہند کے سامنے کیا۔ اور انہیں منظم طور پر جد و جہد کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اثر کئے بغیر نہ رہی۔ اور حضور کی تحریک پر ہندوستان کے چوٹی کے مسلمان لیڈروں کی ایک کانفرنس شملہ میں منعقد ہوئی۔ جس میں آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی بنیاد رکھی گئی۔ اور تمام سرکردہ لیڈروں نے متفقہ طور پر حضور سے درخواست کی۔ کہ آپ اس کی صدارت قبول فرمائیں۔ اگرچہ اپنی جماعت کے متعلق ذمہ داریوں کی وجہ سے حضور کی مصروفیتیں نہایت ہی گراں بار ہیں۔ لیکن مسلمانانِ کشمیر کی حالتِ زار کے احساس اور سرکردہ مسلمانانِ ہند کی متفقہ درخواست کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے حضور نے آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی صدارت منظور فرمالی۔ اور اس طرح کشمیر کے متعلق ساری جد و جہد اور تگ و دو کا بار خود اٹھا لیا۔

جماعت احمدیہ کی خدمات

اس کے بعد آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے حضور کی راہ نمائی میں مسلمانانِ کشمیر کی جو خدمات سرانجام دیں۔ نہایت نازک حالات میں ان کی جس طرح امداد کی۔ اور ان کے حقوق و مطالبات کے متعلق جو جد و جہد کی۔ اس کی تفصیل اس مختصر سے مضمون میں بیان کرنا ممکن نہیں۔ اور نہ اسے اس موقعہ پر پیش کرنا ہمارے مدنظر ہے۔ اس وقت ہم اشارتاً گو اس کی تفصیل کا بھی یہ مضمون متحمل نہیں ہو سکتا۔ یہ بتانا چاہتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ نے اپنے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے کیسے اخلاص اور ہمدردی سے مسلمانانِ کشمیر کی امداد کی۔ اور اس کے لئے کس قدر ایثار و قربانی پیش کی:-

تمام ہندوستان میں جلسے اور مظاہرات

مسلمانانِ کشمیر کی تائید و حمایت میں آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے پروگرام کے رو سے تمام ہندوستان کے طول و عرض میں جس قدر جلسے اور مظاہرات کئے گئے۔ ان میں ہر مقام کے احمدی احباب نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اس بارے میں جو کچھ ہوا اور جس کا مسلمانانِ کشمیر کے حق میں بہت مفید اور گہرا اثر پڑا۔ وہ احمدیوں کی جد و جہد کا ہی نتیجہ تھا۔ انہوں نے مسلمانوں کو مظاہرات میں شریک ہو کر ریاست کشمیر کے تشدد و مظالم کے خلاف آواز اٹھانے اور مظلوم مسلمانانِ کشمیر کی حمایت میں آواز بلند کرنے پر آمادہ کیا۔ اور اس کام کے لئے اپنے اوقات صرف کرنے کے علاوہ جلسوں وغیرہ پر جو اخراجات ہوئے۔ ان کا بیشتر حصہ اور اکثر حالتوں میں سارے کے

سارے اخراجات اپنے پاس سے ادا کئے۔ اور مظاہرات کو اس حد تک وسیع اور شاندار بنایا۔ کہ مخالفین تک کو اعتراف کرنا پڑا کہ اگر جماعت احمدیہ کا ہاتھ ان میں کام نہ کر رہا ہوتا۔ تو اس قدر کامیابی حاصل نہ ہو سکتی ؛

مالی قربانی

پھر آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے اخراجات کو پورا کرنے کے لئے اور ستم رسیدہ مسلمانان کشمیر کو مالی امداد دینے کے لئے جماعت احمدیہ نے جس مالی قربانی کا ثبوت پیش کیا۔ وہ بھی بے نظیر ہے۔ ہر مقام کے احمدیوں نے نہایت فراخدلی سے اس میں حصہ لیا۔ اور جب کشمیر کمیٹی کے کام نے بہت وسعت اختیار کر لی ادھر ریاست کے ظلم و ستم نے کشمیر کے مجبور و بے بس بیواؤں اور یتیموں کی تعداد میں بہت زیادہ اضافہ کر دیا۔ جن کی امداد کے لئے صرف کشمیر کمیٹی نے ہی سرگرمی دکھائی تھی۔ اور کشمیر کے نام پر لاکھوں روپیہ وصول کرنے والے احراریوں کو ایک پیسہ بھی ان پر صرف کرنے کی توفیق نہ ملی تھی۔ علاوہ ازیں کشمیر کے مقامی کارکنوں کی مالی امداد کرنے کی ضرورت بھی روز بروز بڑھتی گئی۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنی جماعت کے افراد کے لئے لازمی قرار دے دیا۔ کہ ہر ماہ اپنی آمدنی کا ایک حصہ مظلومین کشمیر کی امداد اور دیگر ضروریات کے لئے دیا کریں۔ اور یہ سلسلہ اب بھی جاری ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ جماعت احمدیہ جو دوسرے مسلمانوں کے مقابلہ میں ایک قلیل جماعت ہے جو غرباء پر مشتمل ہے۔ اور جو تبلیغ دین اور اشاعت اسلام میں اپنے اموال نہایت فراخدلی کے ساتھ صرف کرنے میں منفرد ہے۔ اس نے مسلمانان کشمیر کے لئے آل انڈیا کشمیر کمیٹی کو اس قدر مالی امداد دی۔ جو کہ تمام ہندوستان کے مسلمانوں کے مقابلہ میں بہت بڑھی ہوئی ہے ؛

احمدی رضاکاروں کی خدمات

پھر جماعت احمدیہ نے کشمیر کمیٹی کی ہر تجویز کو کامیاب بنانے کے لئے اس قدر آنریری کارکن پیش کئے۔ کہ کہا جا سکتا ہے۔ دوسرے مسلمانوں نے ان کے مقابلہ میں بہت ہی کم توجہ کی۔ بلکہ کچھ نہ کی۔ ان کارکنوں نے بھوکے اور پیاسے رہ کر دشوار گزار پہاڑی راستوں کا سردی اور گرمی میں پیدل سفر کر کے۔ ریاستی حکام کے بلاوجہ تشدد کا نشانہ بن کر۔ اور طرح طرح کی تکالیف اٹھا کر نہایت محنت و جاں فشانی سے کام کیا۔ اور ریاست کے جس حصہ میں بھی ضرورت سمجھی گئی۔ کہ وہاں کے مظلوم مسلمانوں کو امداد دینے کے لئے۔ اور ریاستی حکام کی سختی سے بچانے کے لئے کوئی کارکن پہونچے۔ ہر قسم کے عواقب سے بے نیاز ہو کر بیسیوں احمدی جانے کے لئے تیار ہو گئے۔ پھر جسے جانے کا حکم دیا گیا۔ اس نے اسے اپنے لئے باعث فخر سمجھا۔ اور اپنے فرائض ادا کرنے میں پوری تندہی سے کام لیا ؛

احمدی نوجوانوں کی جان تک قربان کرنے پر آمادگی

احمدی رضاکاروں کو ریاستی حکام نے سخت سے سخت تکالیف پہونچائیں۔ لیکن اس قسم کے واقعات نے ہمارے نوجوانوں کو خوف زدہ کرنے کی بجائے اور زیادہ پُرجوش بنا دیا۔ اور جب ایک موقعہ پر حالات نے نہایت ہی نازک صورت اختیار کر لی۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ایسے رضاکاروں کے لئے اعلان فرمایا۔ جو دوسری جسمانی تکالیف تو الگ رہیں۔ جان تک جانے کی پرواہ نہ کریں۔ اور مردانہ وار اپنے فرائض ادا کرنے کے لئے آگے بڑھیں۔ تو سینکڑوں اصحاب نے بڑی خوشی کے ساتھ اپنے آپ کو پیش کر دیا ؛

جماعت احمدیہ کے سرکردہ اصحاب کی خدمات

پھر جماعت احمدیہ کے نہایت سرکردہ اور ذمہ وار ارکان جن کے سپرد جماعت کے نہایت اہم کام تھے۔ ہر قسم کی تکالیف برداشت کرتے ہوئے مہینوں مسلمانان کشمیر کی امداد میں مصروف رہے۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے انہوں نے نہایت اہم خدمات سرانجام دیں۔ نہایت پیچیدہ معاملات کو حل کیا۔ بیسیوں مواقع پر کشمیر کے کارکنوں کی ہمتیں بندھائیں۔ اور انہیں شکستہ دل ہونے سے بچایا۔ حکام کی غلط فہمیاں دُور کیں۔ اور انگریز افسر جو نو وارد ہونے کی وجہ سے ریاست کے اندرونی حالات سے ناواقف تھے۔ اور مسلمانان کشمیر اپنی فلاکت اور بے کسی کی وجہ سے اتنی بھی ہمت نہ رکھتے تھے۔ کہ اپنی حالت زار سے انہیں واقف کر سکیں۔ ان کو صحیح حالات بہم پہنچا کر مسلمانوں کی مظلومیت کی طرف توجہ دلائی۔ اسی قسم کی اور بیش قیمت خدمات سرانجام دیں۔ اور اس طرح بھی جماعت احمدیہ کا ہزارہا روپیہ مسلمانان کشمیر کے لئے صرف ہوا۔ کیونکہ ان حضرات کو تنخواہیں سلسلہ دیتا رہا ؛

احمدی وکلاء کی خدمات

علاوہ ازیں نہایت کامیاب اور قابل احمدی وکلاء نے اپنی کامیاب وکالت ترک کر کے اور اس طرح ہزاروں روپیہ کا نقصان اٹھا کر رضاکارانہ طور پر مقدمات میں مسلمانان ریاست کی بیش بہا امداد کی۔ اور ہزاروں بے گناہ مسلمانوں کو جنہیں بھیڑ بکری کی طرح جیلخانوں میں بھر دیا گیا تھا۔ قید و بند کے مصائب سے آزاد کرایا ان کے جرمانے منسوخ۔ اور بعض حالتوں میں واپس کرائے۔ اور بے لوث و مخلصانہ امداد کا بے نظیر نمونہ پیش کیا ؛

ولائت میں پروپیگنڈا

ایک اور نہایت عظیم الشان اور مسلمانان کشمیر کے حق میں مفید ترین کام جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے سرانجام دیا۔ وہ انگلستان میں پراپیگنڈا ہے۔ جو کشمیر کے مسلمانوں کی حالت زار اور ریاست کے مظالم کے متعلق کیا گیا۔ اور اس بارے میں پارلیمنٹ میں سوال پیش کرائے گئے۔ جو کام حضور نے اپنی ہدایات کے ماتحت اپنے ان خدام سے کرایا۔ جو لنڈن میں مقیم تھے۔ اس کا نمایاں اثر ہوا۔ نہ صرف گورنمنٹ ہند کو ریاستی معاملات کی طرف زیادہ توجہ پیدا ہوئی۔ بلکہ خود ریاست کو بھی اپنے رویہ میں کچھ نہ کچھ تبدیلی کرنی پڑی ؛

یہ چند موٹی موٹی باتیں عرض کی گئی ہیں۔ کیونکہ مسلمانان کشمیر کی امداد میں جماعت احمدیہ نے جو خدمات سرانجام دی ہیں۔ ان کی اس موقعہ پر تفصیل بیان کرنا ممکن نہیں ہے ؛

کشمیر کے احمدیوں کی قربانیاں

پھر تحریک کشمیر میں ریاست کے احمدیوں نے جس سرگرمی اور فداکاری سے حصہ لیا۔ وہ بھی نہایت قابل تعریف ہے۔ اس سلسلہ میں جن تکالیف و مصائب کا سامنا کشمیر کے احمدیوں کو ہوا۔ بلحاظ تناسب آبادی عام مسلمانوں کی تکالیف سے بہت بڑھی ہوئی ہیں۔ جیلخانوں میں وہ ڈالے گئے۔ مالی نقصان انہوں نے اٹھایا۔ جرمانے ان پر ہوئے۔ سخت ناروا سلوک ان کے ساتھ کیا گیا۔ اس کے علاوہ بحیثیت مجموعی جو تکالیف عام مسلمانوں کو پہنچیں۔ ان سے احمدیوں کو بہت وافر ملا۔ شیخ محمد عبد اللہ صاحب کی آئینی جد و جہد میں جن فداکاروں نے ان کی امداد کی۔ اور اس وقت تک اس تحریک کے روح رواں ہیں۔ وہ احمدی نوجوان ہی ہیں۔ جب اس دارو گیر کے زمانہ میں جبکہ بڑے بڑے مدعیان حریت آزادی اپنی خیر اسی میں سمجھنے لگے۔ کہ جس طرح ہو سکے۔ اپنی جان و مال کو بچا سکیں۔ اس وقت احمدی نوجوان ہی تھے۔ جو سر سے کفن باندھ کر میدان عمل میں کھڑے تھے۔ غرض واقعات شاہد ہیں۔ کہ اس حقوق طلبی کی جد و جہد کی ابتداء سے لے کر اس وقت تک مسلمانان کشمیر پر جب بھی کوئی نازک وقت آیا کشمیر کے مٹھی بھر احمدیوں نے وہ قربانیاں پیش کیں جو اپنی مثال آپ ہی ہیں ؛

شیخ محمد عبد اللہ صاحب کی حال کی گرفتاری کے بعد جب نوجوان پارٹی میدان عمل میں آئی۔ تو ۳۲ لاکھ مسلمانان کشمیر کے ۹ ڈکٹیٹروں میں سے ۳ احمدی ڈکٹیٹر میدان عمل میں آکر گرفتار ہوئے۔ غرض جس رنگ میں بھی دیکھا جائے۔ احمدیوں کی قربانیاں بلحاظ تناسب بہت بڑھ چڑھ کر ہیں اس کے مقابلہ میں یہ بھی حقیقت ہے۔ کہ جب مسلمانان کشمیر کو اپنے حقوق حاصل کرنے میں کامیابی ہوئی۔ تو ان کے حقوق سے جو فائدہ احمدی اٹھا سکتے ہیں۔ وہ دوسرے مسلمانوں کے مقابلہ میں۔ اور خود ان کی شاندار قربانیوں کے مقابلہ میں کچھ بھی حیثیت نہیں رکھیگا ؛

مسلمانان کشمیر میں احساس خدمات

ان حالات سے ظاہر ہے۔ کہ جماعت احمدیہ نے خدا تعالےٰ کے فضل اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی راہ نمائی میں مسلمانان کشمیر کی جو امداد کی۔ اور کر رہی ہے۔ وہ نہایت ہی شاندار۔ نہایت ہی مخلصانہ اور نہایت ہی نتیجہ خیز ہے۔ اور یہ خوشی کی بات ہے۔ کہ مسلمانان کشمیر کے سنجیدہ اور حقیقت شناس طبقہ کو اس کا پوری طرح احساس ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی صدارت سے استعفیٰ پیش کیا۔ تو مسلمانان کشمیر میں بے چینی و اضطراب پیدا

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

نوشتہ جناب ڈاکٹر چوہدری محمد شاہ نواز خان صاحب۔ ایم۔ بی۔ ایس۔ زنجبار

جولائی ۱۹۳۱ء میں حضرت اقدس کشمیر کمیٹی کے قیام کے لئے شملہ تشریف لے گئے۔ اس وقت عاجز کو بھی ہمرکاب جانے کا شرف حاصل ہوا۔ ایک دن ایک بی۔ اے۔ علیگ مسلمان نے حضور سے ملاقات کا شوق ظاہر کیا۔ اور میں نے اسے حضرت کے حضور پیش کر دیا۔ اس نے تصوف وغیرہ کے متعلق گفتگو کی۔ میں نے اس گفتگو کے نوٹ لئے۔ مگر افسوس۔ کہ اس مکالمہ کو عاجز جلد شائع نہ کرا سکا۔ اب اس کا ادنےٰ خلاصہ اپنے الفاظ میں ناظرین الفضل کی خدمت میں پیش کرتا ہوں ؞

توجہ قائم کرنے کے مصنوعی ذرائع اور اسلام

علیگ۔ اسلام نے عبادات وغیرہ میں مصنوعی ذرائع (مثلاً گانا میوزک وغیرہ) سے توجہ قائم کرنے سے کیوں منع کیا ہے؟

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی۔ اسلام مصنوعی ذرائع سے توجہ قائم کرنے سے روکتا ہے۔ تاکہ ہارمونی پیدا نہ ہو۔ اور ظاہری حواس اپنا کام کرتے رہیں۔ گانے بجانے کا یہ اثر ہوتا ہے۔ کہ حواس ظاہری کام نہیں کرتے۔ اور جب گانے وغیرہ سے ایسا نہیں ہوتا۔ تو یہ لوگ بھنگ وغیرہ کی ضرورت محسوس کرتے ہیں۔ اور سانس اندر کھینچنے کی مشق کرتے ہیں۔ اسلام نے اس ہارمونی کو توڑا ہے۔ چنانچہ نماز میں ایک ہی حرکت نہیں رکھی۔ تاکہ انتہائی توجہ قائم ہو کر حواس ظاہری باطل نہ ہو جائیں۔ رکوع۔ سجدہ۔ قیام وغیرہ سب حرکات رکھی گئی ہیں۔ نماز میں ایک حد تک توجہ قائم رکھنا ضروری ہے۔ مگر اتنا نہیں۔ کہ اپنے ماحول کا بھی ہوش نہ رہے۔ نماز پڑھنے سے قبل وضو کرنے کا حکم ہے۔ اس کی غرض یہ بھی ہے۔ کہ خیالات کی رو منتشر ہونے سے رک جائے۔ اور ان تمام جذبات سے جو ذہن میں موجزن ہوں دماغ پاک ہو جائے۔ پھر نماز میں آنکھیں کھلی رکھ کر سجدے کے مقام پر نگاہ رکھنے کا حکم ہے۔ اس کی بھی یہی وجہ ہے۔ کہ ایک حد تک توجہ قائم ہو۔ مگر انتہائی انہماک پیدا نہ ہو۔ کیونکہ یہ علم النفس کا قاعدہ ہے۔ کہ اگر ایک حس پوری توجہ سے کام کر رہی ہو۔ تو باقی حواس کام نہیں کرتے۔ مثلاً اگر انسان پورے غور کے ساتھ کسی شے کو دیکھ رہا ہو۔ تو اس کے کان کام نہیں کرتے۔ لیکن اگر تمام حواس ہی معطل کر دیئے جائیں۔ تو اس طرح خیالات پراگندہ ہو جائیں گے۔ یا انتہائی انہماک پیدا ہو کر نیند آجائے گی۔ پس اسلام نے وسطی راہ اختیار کی ہے۔ یعنی توجہ کو قائم رکھتے ہوئے ہارمونی کو توڑا ہے۔ تاکہ نہ بے توجہی ہو۔ نہ ہی مست کر دینے والے انہماک۔ نماز پڑھاتے ہوئے امام کا بلند آواز سے پڑھنا بھی اسی غرض سے ہے۔ تاکہ کانوں میں آواز پیدا کر کے ہارمونی کو توڑا جائے۔ زیادہ توجہ (کانسنٹریشن) تو بیماری کا نتیجہ ہوتا ہے۔ جب ارادہ سے توجہ قائم نہیں رہ سکتی۔ تو پھر ایسے لوگوں کو مصنوعی ذرائع مثلاً بھنگ وغیرہ کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ جو دراصل قوت ارادی کو کمزور کر کے کانسنٹریشن پیدا کرتے ہیں۔ یہ انتہائی انہماک کا ہی نتیجہ تھا۔ کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو نماز پڑھتے ہوئے تیر لگا۔ مگر آپ کو علم نہ ہوا۔ پھر نماز میں کبھی کبھی سہو ہو جاتا ہے یہ بھی انتہائی انہماک کا نتیجہ ہوتا ہے۔ توجہ ایک طرف لگ جاتی ہے۔ اور ظاہری حرکات کی ترتیب اور تعداد اور کمیت وغیرہ کا علم نہیں رہتا ؞

مصنوعی ذرائع سے توجہ قائم کرنے میں ایک اور نقص یہ ہے۔ کہ اس طرح آہستہ آہستہ نشہ کی عادت ہو جاتی ہے جب تھوڑی مقدار میں بھنگ پینے سے توجہ قائم نہیں ہوتی۔ تو اور زیادہ پینی پڑتی ہے ؞

علیگ۔ جو لوگ مضبوط ارادہ والے ہوں۔ ان کو مصنوعی ذرائع استعمال کرنے میں کیا حرج ہے۔ وہ اس حد تک نشہ استعمال کرینگے۔ جس حد تک توجہ دلانے کے لئے ضروری ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی۔ قانون ہمیشہ کمزوروں کے لئے ہوا کرتا ہے۔ تاکہ وہ ناجائز فائدہ نہ اٹھائیں۔ مثلاً نہر کی پٹڑی پر بغیر اجازت موٹر چلانا منع ہے۔ لیکن اگر نہر والے پرمٹ دینے کی بجائے یہ کہہ دیں۔ کہ کبھی کبھی اشد ضرورت کے وقت ہر شخص چلا سکتا ہے۔ تو اس طرح پٹڑی کا چند دنوں میں ہی ستیاناس ہو جائے۔ اسی طرح مصافحہ ہے۔ دنیا میں کئی انسان ہونگے۔ جن پر عورتوں سے مصافحہ کرنے سے کوئی اثر نہیں ہوتا ہوگا۔ مگر پھر بھی نامحرم سے مصافحہ منع ہے۔ کیونکہ کمزور طبائع پر اس کا برا اثر پڑتا ہے۔

پھر اس قسم کے تصوف میں نتائج نہیں ہوتے۔ یہ لوگ بڑے بڑے دعوے کرتے ہیں۔ کہ ہمیں نماز میں بہت لذت آتی ہے ہم عرش پر نماز پڑھتے ہیں۔ مگر ان کی عبادتوں کے نتائج نہیں نکلتے۔ ظاہر تو یہ کرتے ہیں۔ کہ ہمارا خدا سے گہرا تعلق ہے۔ وہ ہم کو کھلاتا پلاتا ہے۔ مگر لوگوں سے زکوٰۃ مانگتے پھرتے ہیں۔ یہ لوگ دنیا میں بڑے کام نہیں کر سکتے۔ بڑے کام کرنے کے لئے مضبوط قوت ارادی۔ اور مخلوق خدا سے حقیقی ہمدردی۔ اور اللہ تعالےٰ کے ساتھ سچے تعلق کی ضرورت ہوتی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے بڑے صوفی تھے۔ اور حضور کا عمل ہمارے لئے اسوہ حسنہ ہے۔ آپ نے عبادت بھی کی۔ اور جنگیں بھی کیں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کا لحاظ رکھا ؞

پھر صحیح رنگ میں غور اور فکر کرنے کا مادہ ان لوگوں میں نہیں ہوتا۔ بے شک قرآن کریم میں آتا ہے۔ والذین اٰمنوا اشد حبًا للہ مگر محبت کی انتہا کے یہ معنے تو نہیں۔ کہ صرف افکار اور احساسات ہی ہوں۔ اور عمل کوئی نہ ہو۔ بیشک اصل محبت دل کی ہے۔ مگر اس کا اظہار عمل کے ذریعہ بھی ضروری ہوتا ہے۔ ماں کے دل میں بچے کی محبت فطرتی ہوتی ہے۔ مگر وہ اس کا اظہار عمل کے ذریعہ بھی کرتی ہے۔ شاہی دربار کے لئے صرف دل کی محبت کافی نہیں ہوتی۔ بلکہ اس کا اظہار خاص لباس اور خاص حرکات سے بھی کرنا ضروری ہوتا ہے۔ صوفیاء میں سے جو عملی لوگ تھے۔ وہ کبھی ایسے تصوف میں نہ پڑے۔ سید عبدالقادر صاحب جیلانی بہت بڑے صوفی تھے۔ مگر وہ اعلیٰ غذا کھاتے۔ اور اعلےٰ پوشاک زیب تن کرتے تھے۔ آج کل کے صوفی جسم اور لباس کو میلا رکھتے ہیں۔ خوشبو۔ غسل۔ اور اعلےٰ لباس کا استعمال نہیں کرتے۔ تاکہ توجہ قائم رہے۔ دراصل میلا رہنے سے اعصاب کی حس کم ہو جاتی ہے۔ احساسات کمزور ہو جاتے ہیں۔ اور توجہ ایک طرف لگی رہتی ہے۔ اس کے برخلاف صفائی اور خوشبو وغیرہ سے حس بڑھتی ہے۔ اور توجہ جلد ایک طرف قائم نہیں ہو سکتی۔ موجودہ تصوف والے توجہ قائم رکھنے کے لئے تجرد پر بھی عمل کرتے ہیں۔ ناخن اور بال نہیں کٹواتے۔ مگر اسلام نے دوسری سکھلاتا ہے۔ کانسنٹریشن کی انتہا شریعت کا مقصود نہیں۔ اسلام اعتدال کو پسند کرتا ہے۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے۔ ولنفسک علیک حق۔ ولزوجک علیک حقٌ۔ کہ تیرے نفس کا بھی تجھ پر حق ہے۔ اور تیری بیوی کا بھی۔ اگر کوئی شخص ہر روز روزہ رکھے۔ اور دن رات نماز میں مشغول رہے۔ تو اس کے لئے ثواب کا موجب نہیں ہوگا بلکہ حقیقی عبادت وہی ہے۔ جس میں میانہ روی ہو۔ اور اپنے نفس۔ بیوی بچوں اور دوسرے لوگوں کے حقوق کا بھی لحاظ رکھا جائے ؞

علیگ - اگر کبھی کبھی مصنوعی ذرائع بھی استعمال کر لئے جائیں - تو کیا حرج ہے - جب دل چاہا - ان ذرائع کو ترک کر دیا

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی - یہ ہو ہی نہیں سکتا - کہ انسان جب چاہے چھوڑ دے - جب توجہ کے قائم کرنے کے لئے انسان نشے کا استعمال کرے - تو پھر وہ اس کا عادی ہو جاتا ہے - اور اس کا چھوڑنا مشکل ہو جاتا ہے - کوکین کھانے والوں کی طرح جب ایک دفعہ نشے کی چاٹ لگ جائے - تو پھر اس کو چھوڑنا مشکل ہوتا ہے

نجات یافتہ کی علامات

علیگ - نجات یافتہ کی کیا علامات ہیں ؛

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نجات یافتہ کو اسی دنیا میں جنت مل جاتی ہے - اس کے دل میں اطمینان ہوتا ہے - اسے یقین حاصل ہو جاتا ہے - اللہ تعالےٰ کے ساتھ اس کا گہرا تعلق اور دوستانہ ہوتا ہے - خدا تعالیٰ اس کی مشکلات میں مدد کرتا ہے اس کے لئے ہر طرح کے سامان پیدا کرتا ہے - اس کی دعائیں قبولیت کا درجہ پاتی ہیں - اس کے دشمنوں کو ذلت نصیب ہوتی ہے - کلام الہیٰ کا اس پر نزول ہوتا ہے - خدا سے تعلق کا دعویٰ تو آج کل کے صوفیاء کو بھی ہوتا ہے - مگر ثبوت نہیں دے سکتے تعلق کے لئے ضروری ہے - کہ اللہ تعالےٰ اس سے کلام کرے اور اس کی دعائیں سنے ؛

الہام اور قیاسی باتوں میں فرق

علیگ - کیا آپ کو بھی الہام ہوتا ہے ؟

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ہاں - اللہ تعالےٰ مجھ سے کلام کرتا ہے - اور میری دعائیں سنتا ہے - مثال کے طور پر صرف ایک واقعہ آپ کو سناتا ہوں - جنگ عظیم کے دنوں کا واقعہ ہے - ہمارے ایک مخلص مرید کا بیٹا ملٹری میں ڈاکٹر تھا - اور دوران جنگ میں عراق میں مقیم تھا - اس کے متعلق اس کے باپ کو سرکاری تار ملا - کہ آپ کا بیٹا جنگ میں مارا گیا ہے - اس سے بوڑھے باپ کو سخت قلق ہوا - اور جب مجھے اطلاع پہنچی تو مجھے بھی بہت صدمہ ہوا لیکن اس کے بعد میں نے خواب دیکھا - کہ وہ زندہ ہے - اس بات کی اطلاع اس کے باپ کو کر دی گئی جس سے ان کو تسلی ہو گئی - چند دنوں کے بعد دوسرا تار گورنمنٹ کی طرف سے آیا - کہ ڈاکٹر صاحب زندہ ہیں - وہ اصل میں قید ہو گئے تھے - میدان جنگ میں ایک لاش دیکھی گئی جس کی شکل ان سے ملتی تھی - اور سمجھ لیا گیا - کہ وہ مارے گئے ہیں - یہ ایسا واقعہ ہے - کہ اس میں مصفّٰے غیب کا علم قبل از وقت دیا گیا - جسکی واقعات نے بعد میں تصدیق کر دی

علیگ - کئی باتیں انسان قیاس سے بھی معلوم کر لیتا ہے - اکثر باتوں میں نفس کا بھی دخل ہوتا ہے - پھر امتیاز کسطرح پر ہو ؛

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی - نفس کا تعلق قیاسی باتوں تک محدود ہوتا ہے - کیونکہ نفس کو قدرت پر تصرف حاصل نہیں مثلاً کسی نے خواب میں دیکھا - کہ اس کا دوست آیا ہے - اور ممکن ہے - دوسرے دن اس کا دوست آ بھی جائے - اور اس کا خواب پورا ہو جائے - یہ خالص اقتداری فعل نہیں - قیاس سے بھی ایسا ہو سکتا ہے - لیکن الہام میں قدرت پر تصرف کر کے دکھایا جاتا ہے - پھر پیشگوئی میں معمولی آئندہ کا واقعہ نہیں ہوتا - بلکہ بہت سے کامپلیکس COMPLEX واقعات کا مجموعہ ہوتا ہے پھر بعض باتیں مشروط ہوتی ہیں - کہ اگر یوں کرے گا - تو یوں ہو گا اور اگر ایسا نہیں کرے گا - تو پھر یوں ہو گا - جس سے صاف معلوم ہوتا ہے - کہ ایک قادر اور فاعل بالارادہ ہستی کی طرف سے یہ باتیں بتائی جاتی ہیں - ایپاریشن (APPARITION) یعنے وہ فرضی نظارے جو سخت مصیبت یا خطرہ کی حالت میں کسی دوست یا رشتہ دار کو دکھائے جاتے ہیں - ان کو کشف روحانی سے کوئی نسبت نہیں - نہ ہی یہ طبعی اسباب کا نتیجہ ہوتا ہے - کشف روحانی میں آئندہ ہونے والے واقعہ کی صحیح تصویر دکھائی جاتی ہے - جس کی باریک سے باریک تفصیلات بھی صحیح ہوتی ہیں - پھر وہ وقوع سے قبل دکھایا جاتا ہے - پھر نہ صرف دوستوں بلکہ دشمنوں کے متعلق بھی علم دیا جاتا - یہ سب باتیں ایپاریشن میں نہیں پائی جاتیں انسانی دماغ قیاسی باتوں سے زیادہ آئندہ کے متعلق کچھ نہیں بتا سکتا - اسی طرح ایک دفعہ میں نے رویار کی بنا پر طاعون کے متعلق اعلان کیا تھا - کہ عنقریب پنجاب میں سخت قسم کی طاعون شروع ہونے والی ہے - حالانکہ اس وقت کئی سالوں سے ملک طاعون سے خالی تھا -

ظاہری عبادت کی ضرورت

علیگ نماز وغیرہ خاص عبادات کی کیا ضرورت ہے - دل میں اگر خدا کی محبت ہو - اور انسان سچی کوشش کرے - تو وہ خدا تک پہنچ سکتا ہے - قرآن میں بھی آتا ہے والذین جاھدو فینا لنھدینھم سبلنا

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی - نماز کا تعلق ایمان سے ہے - اور ایمان کے بیج کی نشوونما اعمال (نماز اور روزہ وغیرہ) سے ہوتی ہے - گو اصل نیکی دل کی ہے - مگر عمل سے اس کا اظہار بھی ضروری ہوتا ہے - ماں کو بچے سے محبت ہوتی ہے - مگر ظاہری حرکات سے وہ اس کا اظہار بھی کرتی ہے - اور کوئی نہیں کہتا - کہ بچے کو چومنا - پیار کرنا - لغو کام ہے - پھر ظاہری اعمال اس چھلکے کی مانند ہوتے ہیں - جو گودے (مغز) کی حفاظت کرتا ہے گو اصل مقصود گودا ہے - مگر اس میں کیا شک ہے - کہ گودے کی نشوونما اور اس کی تکمیل کے لئے چھلکے کا وجود نہایت ضروری ہے - کسی پھل کے پکنے سے پہلے اگر اس کا چھلکا اتار دیا جائے تو وہ گل جاتا ہے - پھر ظاہری عبادت کا اثر ہماری اولاد پر پڑتا ہے اسے معلوم ہوتا ہے - کہ ہم کسی کی عبادت کرتے ہیں - اور کیوں کرتے ہیں

ایمان کی تکمیل کے لئے ضروری ہے - کہ خاص رنگ میں لوگوں کی تربیت کی جائے - اور اس کے لئے نماز - روزہ - حج زکوٰۃ مختلف طریق رکھے گئے ہیں - دیکھو فوجی ٹریننگ کے لئے خاص قسم کی پریڈ ضروری ہوتی ہے - گورنمنٹ بھی فوج کا خاص خیال رکھتی ہے - کیونکہ اس سے اسے مشکل وقت میں کام لینا ہوتا ہے - عوام کا اس طرح پر خیال نہیں رکھا جاتا - اور الذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا کا یہ مطلب نہیں - کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانا - اور آپ کے احکام پر عمل کرنا ضروری نہیں - بلکہ ہندو عیسائی پارسی وغیرہ اپنے اپنے طریق پر چل کر نجات حاصل کر سکتے ہیں - اس کا مطلب یہ ہے کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے - جو سچے دل کے ساتھ ہم سے ہدایت کا طالب ہوتا ہے - اور اس کے لئے سچی کوشش بھی کرتا ہے اسے ہم ہدایت کا راستہ دکھا دیتے ہیں - اور وہ ہدایت اسطرح پر ہو گی - کہ اسے بتایا جائے گا - کہ اگر نجات چاہتے ہو - تو میرے رسول کا راستہ پکڑو - قرآن کریم میں یہ ارشاد موجود ہے - کہ ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ - اگر اللہ کے محبوب بننا چاہتے ہو - تو اس کے رسول کی اتباع کرو - پس رسول کی پیروی کے بغیر نجات ممکن نہیں -

علیگ - کیا رسول اللہ کے بعد بھی کسی ہادی یا نبی کی ضرورت باقی ہے -

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی - ہاں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد بھی ہادی کی ضرورت ہے - کونوا مع الصادقین قرآن میں آیا ہے - اس سے معلوم ہوا - کہ ایسے صادقین جن کی معیت ضروری ہو گی - رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد بھی آئیں گے ؛

نتیجہ حاصل کرنے سے قبل صحیح راستہ پر چلنا ضروری ہے

علیگ بغیر کچھ نتیجہ دیکھنے کے انسان بیعت کے لئے کس طرح تیار ہو سکتا ہے -

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بیعت سے قبل ایک حد تک دلائل سے تسلی کرنی ضروری ہے - مگر نتیجہ بغیر بیعت کرنے کے حاصل نہیں ہو سکتا - رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلے بیعت لیتے - اور پھر خدا تک لوگوں کو پہنچاتے تھے - نہ کہ ان کو خدا تک پہنچا کے - اور پھر بیعت لیتے تھے - پس بیعت کے لئے یہ ضروری نہیں - کہ پہلے نتیجہ دکھایا جائے - مثلاً میں کہتا ہوں - کہ فلاں کمرے میں آپ کا دوست بیٹھا ہے - آپ

کہتے ہیں۔ میں یقین نہیں کرتا۔ جب تک دوست کی شکل نہ دکھائی۔ میں کہتا ہوں۔ اچھا آؤ دروازے میں کھڑے ہو جاؤ۔ میں آپ کا دوست کمرے میں بیٹھا ہوا دکھاتا ہوں۔ مگر آپ کہتے ہیں پہلے دوست کی شکل یہاں سے بیٹھے بیٹھے دکھا دو۔ پھر دروازہ میں کھڑا ہوں گا۔ حالانکہ یہ ناممکن ہے۔ کہ بغیر دروازے میں کھڑے ہونے کے کمرے کے اندر کی چیز دکھائی جاسکے یہی حال روحانیت کا ہے۔ جب تک بیعت کا راستہ اختیار نہ کیا جائے۔ اس وقت تک خدا کا دیدار نہیں ہو سکتا۔ پھر ہر بات کا ثبوت خود ہی مشاہدہ نہیں کیا جاتا۔ بلکہ دوسروں کے مشاہدہ پر بھی یقین کرنا پڑتا ہے۔ جب ایک شخص دوسروں کو دیکھتا ہے۔ کہ ان کو اس دروازہ میں داخل ہو کر خدا کا قرب حاصل ہو گیا ہے۔ تو دیکھنے والے کے دل میں بھی یہ خواہش پیدا ہو گی کہ میں بھی اس راستہ پر چلوں۔

کسی بات کے منتہیٰ یا مقصود کو دیکھنے کے لئے خاص راستہ پر چلنا ضروری ہوتا ہے پہلے مقصود نظر نہیں آیا کرتا۔ پہلے ہمیشہ راستہ نظر آیا کرتا ہے۔ مثلاً کوئی شخص پشاور میں بیٹھ کر کہے۔ کہ مجھے یہاں بیٹھے بیٹھے بمبئی دکھا دو۔ تو اسے یہی کہا جائے گا۔ کہ پہلے فرنٹیر میل پر سوار ہو جاؤ۔ پھر تم کو بمبئی نظر آئے گا۔ اگر کوئی مریض ڈاکٹر سے کہے کہ تم پہلے میرا بخار اتار دو۔ پھر میں تمہارے ہاتھ سے کونین لوں گا۔ تو ڈاکٹر یہی جواب دے گا۔ کہ تم پہلے کونین میرے ہاتھ سے لے کر کھاؤ پھر تمہارا بخار اترے گا۔ اور تم کو یقین بھی ہو جائے گا۔ کہ میں قابل ڈاکٹر ہوں۔ پس کسی بات کا انجام دیکھنے کے لئے ضروری ہے کہ ایک خاص راستہ پہلے پکڑا جائے۔

علیگ - اس وقت خدا تک پہنچنے والے کئی راستے ہیں۔ جو ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ اور ہر ایک کو سچا کہنے کے مدعی بھی موجود ہیں۔ پھر فیصلہ کس طرح کیا جائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی - راستہ اصل میں ایک ہی ہے۔ مختلف راستے اصل دین کی غلط ترجمانی سے بعد میں بنے ہیں۔ مسلمانوں کے سب فرقے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد پیدا ہوئے ہیں۔ ورنہ اصل اور حقیقی اسلام ایک ہی راستہ بتاتا ہے۔

بیعت کی ضرورت

علیگ آپ کے ہاتھ پر بیعت کرنا کیوں ضروری ہے۔ اگر انسان کے دل میں وطن کی محبت ہو۔ تو کیا وہ ملک اور قوم کی خدمت انفرادی طور پر نہیں کر سکتا؟

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی - میرے ہاتھ پر بیعت کرنا اس لئے ضروری ہے۔ کہ اس وقت ایمان کی تکمیل کا واحد ذریعہ احمدیت ہے۔ بے شک حب وطن کا جذبہ قابل قدر ہے مگر اس کے لئے بادشاہ وقت کی اطاعت بھی ضروری ہے کوئی شخص بادشاہ کا باغی ہو کر حب وطنی دعوے نہیں کر سکتا۔

فوج بنانے کے لئے نظام کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور اس کے لئے ایک ہاتھ پر جمع ہونا ضروری ہے۔ اس کے بغیر خدمت دین کما حقہ نہیں ہو سکتی۔ انفرادی خدمت کا نتیجہ دیرپا نہیں ہوا کرتا۔ خدمت وہی مفید ہو سکتی ہے۔ جو نظام کے ماتحت ایک ہاتھ پر جمع ہو کر کی جائے۔

مشاہدہ ایمان بالغیب کے بعد ہوا کرتا ہے

علیگ کچھ مشاہدہ ہو جائے تو پھر انسان بیعت کر سکتا ہے محض دلائل سے اطمینان نہیں ہوتا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی - آپ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایمان ظاہری دلائل کی بناء پر لائے تھے۔ یا مشاہدہ کیا تھا۔ اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ظاہری دلائل سے ایمان کافی تھا۔ تو مسیح موعود کو بھی پہلے ظاہری دلائل سے مان لیں۔ پھر آہستہ آہستہ مشاہدہ بھی ہو جائے گا۔

ایک اندھا جو ڈاکٹر سے کہے۔ کہ مجھے پہلے بینائی دو۔ تا میں ایک دفعہ تمہاری شکل دیکھ لوں۔ پھر اپریشن کراؤں گا۔ کیونکہ مجھے کس طرح یقین ہو۔ کہ یہ ڈاکٹر قابل ہے۔ تو ڈاکٹر یہی کہے گا۔ کہ تم کو اپریشن کرانے سے قبل بینائی کیسے مل سکتی ہے۔ پہلے اپریشن کے لئے رضامند ہو۔ پھر بینائی بھی مل جائے گی۔ اور اگر میری قابلیت کے متعلق اطمینان کرنا ہے۔ تو دوسرے مریضوں سے پوچھ لے۔

خدا کس طرح ملتا ہے

علیگ - کیا خدا محدود ہے۔ کہ وہ خاص محدود ذرائع سے ہی ملتا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی - خدا محدود نہیں۔ مگر وہ خاص organisation (تنظیم) کے ماتحت ملا کرتا ہے۔ جس کے لئے اس نے مختلف ذرائع مقرر کئے ہیں۔ اور وہ ذرائع ملائکہ۔ رسول اور الہامی کتب وغیرہ کا سلسلہ ہے۔ پہلے عقلی دلائل اور دوسروں کے مشاہدہ سے انسان ایمان بالغیب لے آتا ہے۔ پھر آہستہ آہستہ اس کو اپنے ذاتی مشاہدہ سے ایمان بالشہود نصیب ہو جاتا ہے۔ اور اطمینان قلب حاصل ہو جاتا ہے

سوفسطائی مذہب

علیگ سوفسطائی مذہب کا اسلام کے ساتھ کچھ تعلق ہے؟

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی - نہیں۔ سوفسطائیوں کا عقیدہ ہے۔ کہ دنیا میں کوئی چیز حقیقی نہیں سب وہم ہی وہم ہے حتیٰ کہ انسان کا اپنا وجود بھی محض وہم کی وجہ سے نظر آتا ہے ایک سوفسطائی کے متعلق آپکو لطیفہ یاد ہوگا جو کسی بادشاہ کے دربار میں گیا تھا۔ بادشاہ نے کہا آج آپ کے عقیدہ کا امتحان کریں گے۔ اسے ایک کمرہ میں کھڑا کر کے ایک مست ہاتھی وہاں چھوڑ دیا۔ جسے دیکھ کر وہ کھڑکی کی طرف بھاگا۔ بادشاہ نے کہا۔ بھاگتے کیوں ہو۔ ہاتھی کا وجود تو محض وہم ہے۔ اس نے کہا۔ میں کہاں بھاگ رہا ہوں۔ یہ بھی تو آپ کا وہم ہے۔

منکرین و مامورین کے الہام میں فرق

علیگ - حضرت مرزا صاحب کے منکروں کو بھی الہام ہوتا ہے۔ پھر اس میں حضرت صاحب کو کیا فضیلت حاصل ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی - بے شک منکروں کو بھی الہام ہوتا ہے بلکہ معمولی الہام یا سچی خواب تو کنچنی کو بھی آ سکتی ہے۔ مگر انبیاء کے الہام میں کثرت اور اقتدار ہوتا ہے۔ اقتداری الہام منکروں کو نہیں ہو سکتا۔ اگر کوئی اس بات کا مدعی ہے۔ تو اسے میرے مقابل پر لائیں۔ بعض گدی نشین دعوے کرتے ہیں۔ کہ ان کو الہام ہوتا ہے مگر اپنے الہاموں کو چھپاتے ہیں۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ ان کے پاس کچھ ہوتا ہی نہیں۔ ورنہ دریا بہا کو کون چھپایا کرتا ہے اگر ان کو خدا سے کچھ ملتا ہو۔ تو ضرور وہ لوگوں کو دکھائیں۔

ذکر و فکر

نیکی کرو مگر سچی نیکی

اے عزیز نیکی عموماً لوگ تین وجوہات سے کرتے ہیں۔ اول نیکی کو دنیا کمانے یا واہ واہ کرانے یا جاہ و عزت کے حصول کے لئے کیا جاتا ہے۔ اور یہ سخت ذلیل مقصد ہے۔ اور لوگوں کو خوش کرنا اصل مطلب ہے۔ دوسرے نیکی کو نیکی کی خاطر کیا جاتا ہے۔ یہ فلسفیوں کا طریقہ ہے۔ اور اس سے غرض اپنے نفس کو خوش کرنا ہے۔ کیونکہ ہر نیکی کا کام انسان کے اپنے نفس کو بھی خوش کرتا ہے پس یہ مقصد بھی نفسانی ہے تیسرے نیکی کو محض خدا کی رضاء کے لئے کیا جاتا ہے۔ یہ اہل اللہ کا طریقہ ہے۔ اور اس سے غرض اپنے رب رحمن اور خداوند کو خوش کرنا ہے نہ کسی بدلے کے لئے بلکہ محض اس کی رضا کے لئے۔ گو یہ بھی درست ہے کہ بدلہ اس کا ضرور ملتا ہے۔ اور یہ آقا کی مہربانی اور احسان ہے۔ مگر بندہ اپنی طرف سے اس لئے نیکی کرتا ہے۔ کہ اس کا آقا راضی ہو جائے اور تعمیل حکم میں کمی نہ رہے۔ سو یہی طریقہ بہت اعلیٰ اور ارفع ہے۔ اور اسی میں بے نفسی ہے۔ بے غرضی ہے۔ شکر ہے۔ اور محبت ہے۔

اے عزیز سوچ تو سہی بندہ کی نیکی کیا اس لئے ہونی چاہیئے۔ کہ وہ اس کا بدلہ حاصل کرے۔ ہاں نہیں بلکہ اس لئے کہ اپنے معبود کے لاانتہا احسانوں کا ایک حقیر سا شکریہ ادا کرے (خاکسار محمد اسمٰعیل)

مولوی ثناء اللہ صاحب اپنے مسلمات کی رو سے

مولوی ثناء اللہ صاحب کے سامنے میں نے اخبار الفضل مورخہ ۱۱ جون ۱۹۳۳ء میں اشتہار آخری فیصلہ کے متعلق ایک سوال پیش کرتے ہوئے دریافت کیا تھا۔ کہ "اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام زندہ رہتے اور آپ ان کی زندگی میں مر جاتے تو کیا آپ کے نزدیک یہ امر حضرت مرزا صاحب کی صداقت اور آپ کے باطل پر ہونے کی دلیل ہو سکتا تھا یا نہ؟" میرے اس سیدھے سادھے سوال کا جواب دو حرفی تھا۔ مگر مولوی ثناء اللہ صاحب جنہیں الفاظ کے ہیر پھیر میں حق کو چھپانے کی پرانی عادت ہے۔ اپنے اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۳ جون ۱۹۳۳ء میں حسب ذیل جواب شائع کرتے ہیں

"چونکہ مرزا صاحب نے خود اس فیصلہ کو معیار صدق و کذب ٹھہرایا ہوا ہے اور وہ حسب فیصلہ خود اپنی موت سے اس کی تصدیق بھی کر گئے۔ لہذا یؤخذ المرء باقرارہٖ۔ بقول خود وہ کذاب ثابت ہوتے ہیں × × × اور یہ دلیل بطور الزام ہے۔"

ناظرین! غور فرمائیں۔ کہ کیا اصل سوال سے اس جواب کا کوئی بھی تعلق ہے۔ مولوی صاحب کی کوشش یہ ہے کہ بے تعلق بحث میں پڑ کر خلط مبحث کریں! اس موضوع پر اس سے قبل کافی بحث ہو چکی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے مسلمات اس ضمن میں کیا ہیں۔ اس وقت تو گفتگو اس امر پر ہے۔ کہ مولوی صاحب اپنے مسلمات کی رو سے کیا ثابت ہوتے ہیں۔ کیونکہ مولوی صاحب نے اشتہار آخری فیصلہ کے جواب میں اپنے مسلمات قرآن مجید اور واقعات کی روشنی میں حسب ذیل لکھے تھے۔

(۱) قرآن تو کہتا ہے کہ بدکاروں کو خدا کی طرف سے مہلت ملتی ہے سنو! من کان فی الضلالۃ فلیمدد لہ الرحمٰن مدا (پ ۱۶ ع ۸) اور انما نملی لھم لیزدادوا اثما (پ ۴ ع ۹) اور ویمدھم فی طغیانھم یعمھون (پ ۱ ع ۲) وغیرہ آیات تمہارے اس دجل کی تکذیب کرتی ہیں۔ اور سنو! بل متعنا ھؤلاء وآباءھم حتی طال علیھم العمر (پ ۱۷ ع ۴) جن کے صاف یہی معنے ہیں کہ خدا تعالیٰ جھوٹے دغاباز۔ مفسد اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے۔ تاکہ وہ اس مہلت میں اور بھی برے کام کر لیں"

(اہلحدیث ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء)

(۲) "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باوجود سچا نبی ہونے کے مسیلمہ کذاب سے پہلے انتقال ہوئے۔ مسیلمہ باوجود کاذب ہونے کے صادق سے پیچھے مرا"

(رسالہ مرقع قادیانی بابت اگست ۱۹۰۷ء)

(۳) "تمہاری یہ دعا کسی صورت میں فیصلہ کن نہیں ہو سکتی"

(اہلحدیث ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء)

(۴) "مرزائیو! کسی نبی نے بھی اس طرح اپنے مخالفین کو اس طریق فیصلہ کی طرف بلایا ہے؟ بتلاؤ تو انعام لو۔ ورنہ منہاج نبوت کا نام لیتے ہوئے شرم کرو۔"

(اہلحدیث ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء)

مندرجہ بالا اقتباسات سے ظاہر ہے کہ مولوی صاحب کے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے جس طریق فیصلہ کا اشتہار دیا تھا۔ وہ صحیح اور فیصلہ کن طریق نہ تھا۔ مولوی صاحب کے نزدیک صادق اور کاذب میں امتیاز کا صحیح طریق جو قرآن مجید کی آیات اور واقعات سے مستنبط ہوتا ہے۔ یہ ہے کہ جھوٹوں۔ دغابازوں۔ مفسدوں۔ نافرمانوں اور مکذبین انبیاء علیہم السلام کو لمبی عمریں ملتی ہیں۔ پس اب فرمائیں۔ کہ اپنے مذکورہ بالا معیار صدق و کذب کے مطابق وہ کیا ثابت ہوتے ہیں؟

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اشتہار آخری فیصلہ کے اختتام پر تحریر فرمایا ہے "بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس تمام مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں۔ اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔" جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مقصود مولوی صاحب پر اتمام حجت ہے۔ اور چونکہ مولوی صاحب نے حضور کے بیان کردہ طریق فیصلہ کو درست تسلیم نہیں کیا۔ بلکہ اس کے برعکس طریق پیش کیا۔ لہذا خدا نے ان کو اسی راہ سے پکڑا اور "بحکم یؤخذ المرء باقرارہٖ بقول خود آپ کذاب ثابت ہوتے ہیں۔"

مولوی صاحب نے مضمون کے اختتام پر لکھا ہے۔ "میرا یہ فقرہ کہ (یہ طریق فیصلہ درست نہیں) اپریل ۱۹۰۷ء سے ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء تک قادیان میں ایک مضحکہ خیز سمجھا جاتا رہا ہے۔ مگر اب اسی کو الزامی رنگ میں بطور حجت و سند ہمارے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔" اس کے جواب میں گزارش ہے کہ بعینہٖ اسی طرح ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء تک دفتر اخبار اہلحدیث میں اشتہار "آخری فیصلہ" کو مضحکہ خیز اور "خلاف قرآن مجید" سمجھا جاتا تھا۔ مگر اب اسی کو الزامی رنگ میں بطور حجت و سند ہمارے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ مولوی صاحب نے اسی مضمون میں اپنے قلم سے تحریر فرمایا ہے۔ کہ "یہ دلیل

تشخیص فارم بھیجنے کے متعلق اعلان

۲۵ جون کے اخبار الفضل میں ایک علاقہ کی ان جماعتوں کے نام شائع ہوئے ہیں۔ جنہوں نے تشخیص فارم بھیجدئے ہیں اور اسی علاقہ کی جن جماعتوں نے تشخیص فارم نہیں بھیجے۔ ان سے استدعا کی گئی ہے۔ کہ جلد سے جلد بھیج دیں۔ چونکہ اس میں صرف ضلع شیخوپورہ۔ سیالکوٹ۔ گجرات اور جموں کے علاقہ کی جماعتوں کے نام شائع ہوئے ہیں۔ دوسرے مقامات کی جماعتوں کو غلط فہمی ہو رہی ہے۔ کہ ان کا نام کیوں نہیں شائع ہوا۔ دوسرے علاقوں کے نام ابھی شائع نہیں ہوئے ہیں۔ انشاء اللہ جب سب علاقوں کی تشخیص مکمل کر کے جائنٹ ناظر صاحبان دیدینگے۔ تو پھر امید ہے کہ وہ بھی شائع کئے جائیں گے۔ اس وقت وہ جماعتیں جنہوں نے اپنے تشخیص فارم نہیں بھیجے۔ ضرور جلدی کریں۔ کیونکہ اگر اور دیر ہوئی۔ تو ممکن ہے۔ کہ ان کے نام تعمیل نہ کرنے والوں کی فہرست میں درج ہو جائیں۔ جو دوست یہ نوٹ پڑھیں وہ اپنی جماعت کے عہدیداروں سے پوچھ لیں۔ کہ تشخیص فارم بھیج دیا گیا ہے۔ اگر نہیں بھیجا گیا۔ تو جماعت کے ہر فرد کو جلدی کرنی اور جلدی کرانی چاہیئے۔ تا ان کی جماعت پیچھے رہنے والی نہ سمجھی جائے۔ (ناظر بیت المال قادیان)

جماعت احمدیہ گولیکی کی قابل تعریف کوشش

جماعت گولیکی۔ کیلئے مولوی امام الدین صاحب امیر جماعت جسوکی۔ آنریری انسپکٹر بیت المال مقرر ہیں۔ مولوی صاحب موصوف ہر جمعہ کو گولیکی جا کر چندہ کی فراہمی کے لئے کوشش کرتے رہے ہیں۔ پیر بشیر احمد صاحب جنرل سکرٹری گولیکی نے بھی اپنے طور پر ۱۲ آدمی چندہ کی وصولی کے لئے مقرر کئے ہوئے تھے۔ چنانچہ ان کی کوشش کے نتیجہ میں اس جماعت کا بیشتر حصہ چندہ کا وصول ہو چکا ہے۔ اور بقایا بھی عنقریب وصول کر کے ہفتہ عشرہ تک رقم چندہ بھجوانے کا وعدہ کیا گیا ہے۔ مولوی امام الدین صاحب و پیر بشیر احمد صاحب و دیگر معاونین تحصیل چندہ کی کوشش قابل شکریہ ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ ان کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ ان کی خدمت کو قبول فرمائے

(ناظر بیت المال قادیان)

مسلمانان ضلع حصار کی خطرناک حالت

بڈھلاڈا و ٹوہانہ کے بعد منگالی میں کشت و خون

موضع بڈھلاڈا کا وہ مشہور جانگداز حادثہ جسمیں متعدد بے گناہ مسلمانوں کو بلا امتیاز مرد و عورت عمر و پیشہ کے ہندوؤں نے ایک منظم سازش کے ماتحت قتل کیا تھا۔ ابھی مسلمانوں کی آنکھوں کے سامنے ہے۔ مقتولین کے لواحقین و پسماندگان کی آہ و بکا ابھی فضا میں گونج رہی ہے۔ کہ موضع منگالی میں جو صدر مقام ضلع سے چند میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ ہندوؤں نے ایک نیا ستم ڈھایا۔ چند یوم گزرے۔ اس موضع کے ہندوؤں نے خفیہ مشورہ کیا۔ اور رات کے وقت تین مسلمانوں کو جو ایک دوسرے کے قریب سو رہے تھے سخت مجروح کیا۔ ان میں سے دو تو فوراً جاں بحق ہو گئے۔ اور تیسرے کو سخت شدید ضربات پہنچیں۔ جو اب تک بحالت نازک ہسپتال میں ہے ؎

موضع منگالی میں کچھ عرصہ سے ہندو منظم طریقہ پر یہ کوشش کر رہے ہیں۔ کہ گاؤکشی کو بند کرا دیا جائے۔ اور مسلمانوں کو بزور مجبور کیا جائے۔ کہ وہ اپنے جائز حقوق سے ہمیشہ کے لئے محروم ہو جائیں۔ اس امر کی اطلاع پولیس میں قبل ازیں ہو چکی تھی۔ اور کچھ ہندوؤں کا چالان برائے حفظ امن عدالت مجسٹریٹ علاقہ میں ہوا تھا۔ لیکن ہندوؤں نے مسلمانوں اور حکام کو یہ دھوکا دیا۔ کہ وہ آئندہ کوئی فساد نہ کریں گے۔ مگر حال میں ایک گہری سازش کے ماتحت بے گناہ مسلمانوں کو قتل کر دیا گیا مسلمانان ضلع حصار کو اس واقعہ کے پیش آنے سے پھر اپنی جانوں کے متعلق سخت اندیشہ پیدا ہو گیا ہے۔ بڈھلاڈا اور ٹوہانہ کے قتل و غارتگری۔ اور دیگر متعدد مقامات کے ہندوانہ مظالم کی المناک داستان میں منگالی کے تازہ واقعہ نے مزید اضافہ کر کے ضلع حصار کی مسلم آبادی کو پریشان کر دیا ہے۔ واقعہ بڈھلاڈا کے بعد ڈپٹی کمشنر صاحب سے مسلمانوں نے متعدد بار درخواست کی۔ کہ ان کو اپنی حفاظت کے لئے عام طور پر لائسنس اسلحہ دیئے جائیں۔ کیونکہ ضلع حصار سے اکثر ہندو و سکھ ریاستیں ملحق ہیں۔ اور عام طور پر ہندو ریاستوں سے بلا لائسنس سامان حرب مہیا کر لیتے ہیں۔ نیز صاحب بہادر کی توجہ اس طرف بھی دلائی گئی تھی۔ کہ بندوق کے لائسنس میں جو ہندوؤں کے پاس کثرت سے ہیں نمایاں تخفیف کی جائے۔ لیکن کوئی نتیجہ نہ نکلا۔ بلکہ مسلمانوں کو شکایت م

م ہے۔ کہ ان کے لائسنس میں نمایاں تخفیف کر دی گئی ہے۔ گورنمنٹ پنجاب نے صرف اتنی توجہ کی۔ کہ ایک سکھ سپرنٹنڈنٹ کی بجائے ایک انگریز سپرنٹنڈنٹ پولیس بھیجا۔ لیکن ضلع ہٰذا کے حالات اس قدر نازک ہو چکے ہیں۔ اور مسلمانوں کے دل اس قدر دہل گئے ہیں۔ کہ انہیں انگریز ڈپٹی کمشنر پر ہی اعتماد ہو سکتا ہے امید کہ گورنمنٹ پنجاب و مسلم پبلک ضلع حصار کے مسلمانوں کے مصائب پر غور فرما کر اظہار ہمدردی کا پورا پورا ثبوت دے گی

(نامہ نگار از حصار)

مسلمانان علاقہ اسلام آباد و کوگام

کا

بحلف اعلان

بخدمت ایڈیٹر صاحب اخبار الفضل قادیان

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ ہم مسلمانان نے ایک خط امام صاحب جماعت احمدیہ قادیان کا ملاحظہ کیا ہے جس سے مترشح ہے۔ کہ بعض غداران نے پنجاب آ کر ان کی جماعت کے خلاف بسلسلہ کشمیر کمیٹی چند الزامات لگائے ہیں۔ ہم مسلمانوں میں اس وقت تک کوئی احمدی سلسلہ سے متعلق نہیں۔ بلکہ قادری۔ نقشبندی کبروی۔ سہروردی ہیں لیکن مذہبی طور پر ہمیں حق ہے۔ کہ شائع شدہ مراسلہ کا جواب دیا جائے۔ اخبار سیاست انقلاب زمیندار پیغام صلح۔ منادی دہلی۔ مدینہ بجنور۔ ترجمان سرحد راولپنڈی کو بھی حسب ذیل اعلان شائع کرنے کے لئے بھیج دیا گیا ہے۔

ہم مسلمانان علاقہ کشمیر خاص تحصیل اسلام آباد کوگام بحلف اعلان کرتے ہیں۔ کہ احمدیوں نے گزشتہ دو سال میں کوئی تبلیغی سرگرمی نہیں دکھائی۔ نہ علاقہ ہٰذا میں کسی مسلمان کو بیعت کرنے کی ترغیب کی۔ نہ تحریک کی۔ نہ وکلا نے مسلمانوں سے ناواجب سلوک از قسم حصول زر وغیرہ کیا۔ اگر پنجاب آ کر ہمارے کسی بھائی نے ایسا غلط پروپیگنڈا کیا ہے۔ تو وہ خدا اور رسول پر ہمارے خیال میں ایمان نہیں رکھتا ہے ؎

ہم احمدیوں کے طریق گزشتہ پر ہرگز غیر مطمئن نہیں۔ بخدا ہم اعلان کرنے والوں میں نہ کوئی احمدی ہے۔ اور نہ کسی احمدی کی تحریک سے اعلان شائع کیا جا رہا ہے

خاکساران

اہلسنت الجماعت حنفی۔ قادری۔ سہروردی۔ کبروی۔ نقشبندی مسلمانان کشمیر

تاریخ سلسلہ کے متعلق ایک غلطی کی اصلاح

میں کچھ عرصہ سے بیمار ہوں۔ اور بعض دوسرے افکار بھی لاحق حال ہیں۔ میرے بڑھاپے کے اثر کو عزیز اور محترم ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ پر محسوس کیا۔ اور اس کا ذکر اخبار میں بھی کیا۔ باایں میں جب سلسلہ کی تاریخ کے متعلق کسی غلط یا مشکوک واقعہ کو پڑھتا ہوں تو مجھے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اور میری خواہش ہوتی ہے۔ کہ اسکی سب سے پہلے اصلاح ہو۔ ابھی ابھی الفضل نمبر ۲ جلد ۲۰ میرے پاس آیا۔ اسمیں مخدومی شیخ برکت علی صاحب مرحوم و مغفور کے مختصر حالات پڑھے جو عزیز مکرم حکیم دین محمد صاحب نے لکھے ہیں۔ اس میں پہلا واقعہ غلط اور بے بنیاد ہے۔ میرا اپنا خیال ہے۔ کہ حکیم دین محمد صاحب کو غلطی لگی ہے یا شیخ صاحب مرحوم نے اس طرح پر اسکو نہ بیان کیا ہو گا ؎

حضرت خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب مغفور کے نکاح میں حضرت اقدس شریک نہیں ہوئے تھے۔ اسکی وجہ کوئی رنج نہ تھا۔ بلکہ آپ دنیا کے کاموں میں دخل ہی نہ دیتے تھے۔ خان بہادر مرحوم کی شادی کی پہلی تحریک جو مرزا امام الدین صاحب کی صاحبزادی سے کی گئی تھی۔ اسمیں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دخل نہ تھا۔ وہ حضرت تائی صاحبہ اور دوسرے ممبران خاندان کی طرف سے تھی۔ اور آئمہ کی شادی کے لئے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دخل نہ تھا۔ تائی صاحبہ (حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کی والدہ صاحبہ) زندہ تھیں۔ اور آئمہ والوں کے ساتھ خاندان کے پرانے تعلقات تھے۔ خود حضرت اقدس کے ننھال بھی آئمہ ہی میں تھے۔ شادی کی تحریک ہوئی۔ اور مرزا سلطان احمد صاحب نکاح کے لئے چلے گئے۔ خاندان کے دوسرے لوگ ساتھ تھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نہیں گئے تھے اس لئے یہ واقعہ صحیح نہیں۔ کہ حضرت صاحب آئمہ تشریف لے گئے تھے۔ بلکہ حضرت کا آئمہ سوائے ایام بچپن کے جانا ثابت نہیں۔ اب رہی یہ بات کہ شیخ برکت علی صاحب مرحوم کی روایت ہے۔ میں شیخ صاحب کو بہت قریب سے جانتا ہوں۔ میں انکی طرف تو صحیح روایت کی نسبت گناہ سمجھتا ہوں۔ میرا خیال ہے۔ غالباً ایسا ہوا ہو۔ کہ شادی سے قبل بعض رسومات کا تذکرہ آیا ہو۔ اور حضرت کے حضور کسی نے اس واقعہ کو پیش کیا ہو۔ کہ آئمہ والے یہ چاہتے ہیں۔ تو حضور نے وہ ارشاد فرمایا ہو۔ جو حکیم دین محمد صاحب نے لکھا ہے۔ اور خود حکیم صاحب کو یہ یاد نہ رہا ہو۔ اور انہوں نے واقعہ کو خلط کر کے آپ کا اس شادی پر آئمہ جانا لکھ دیا۔ بہرحال میں جہاں تک واقعہ کا تعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تشریف لے جانے سے ہے اس کو اپنی تحقیقات کے مطابق صحیح نہیں یقین کرتا ہوں۔ اس لئے اس کی اصلاح اس تحریر کے ذریعہ کرتا ہوں ؎

خاکسار عرفانی منزل بمبئی

گریجویٹ نوجوانوں کیلئے اعلان

ذیل کی اطلاع جات گزٹ رہتک ۵ جولائی میں شائع ہوئی ہے۔ میں ایسے احباب کی آگاہی کے لئے شائع کرتا ہوں اگر کوئی صاحب اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہوں۔ تو ضرور کوشش کریں۔

(۱) اس سال اس محکمہ میں سات امیدواران لئے جائینگے

(۲) تنخواہ ۲۵۰ سے شروع ہو کر ۷۵۰ تک جائے گی۔

(۳) امیدواروں کی درخواست ۳۱ جولائی سے پہلے پہلے اسسٹنٹ سرویئر جنرل کے نام ۱۳ وڈ سٹریٹ کلکتہ جانی چاہیئے

(۴) درخواستیں ایک فارم پر ہونی چاہئیں۔ یہ فارم تین روپیہ نقد بذریعہ منی آرڈر بھیجنے پر مل سکتا ہے۔

(۵) درخواست کے ساتھ عمر چال چلن۔ تعلیم اور صحت کے متعلق سرٹیفکیٹ ہونے چاہئیں۔ اور تمام سرٹیفکیٹوں پر ڈپٹی کمشنر یا کسی گزیٹڈ افسر کی تصدیق ہونی چاہیئے۔

(۶) امیدواروں کو ایک انتخابی بورڈ کے سامنے پیش ہونا پڑے گا۔ پیش ہونے کی تاریخ سے امیدواروں کو مطلع کر دیا جائے گا۔

(۷) بورڈ کی سفارش کے بعد سرویئر جنرل صاحب امیدواروں کا انتخاب کریں گے۔ اور انتخاب شدہ امیدواروں کو مقابلہ کے امتحان میں شریک ہونا پڑے گا۔

(۸) تعلیم بی۔ اے یا بی۔ ایس۔ سی تک ہونی چاہیئے عمر ۱۸۔ اور ۲۳ سال کے درمیان ہو۔

(۹) جو نوجوان ریاضی میں اور سروے ڈرائینگ میں اچھے ہوں۔ ان کے کامیاب ہونے کی امید کی جا سکتی ہے۔

(۱۰) کل نمبر ۱۳۵۰ ہیں۔ جن میں سے تین سو الجبرا کے اور ۳۵۰ اقلیدس اور ۲۵۰ ٹرگنومیٹری اور ساخت وغیرہ کے ہیں۔ ۱۰۰ فری ہینڈ ڈرائینگ کے ۱۰۰ نقشہ کے اور ۱۵۰ جیومیٹریکل ڈرائینگ کے۔

(نوٹ) درخواستیں مذکورہ بالا پتہ پر جانی چاہئیں۔

ناظر امور عامہ۔ قادیان

بیکاروں کو امداد کی ضرورت

ہمارے پاس مڈل۔ میٹرک۔ ایف۔ اے اور بی۔ اے پاس نوجوان ہیں۔ ان کو کوئی کام دلانے کی اشد ضرورت ہے جو دوست ان کو کسی جگہ ملازم کرا سکتے ہوں۔ وہ امداد دے کر ممنون فرمائیں۔ (ناظر امور عامہ۔ قادیان)

وصیتیں

نمبر ۲۷۴۲:- منکہ محمد بخش ولد نظام الدین قوم شیخ کنیاں خورد ساکن حال قادیان ضلع گورداسپور آج مورخہ ۱۲/۲۷ ۲۰ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد ۴۱/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط المرقوم

العبد محمد بخش مدرس بقلم خود تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان سابق اصل سکونت کنیاں خورد۔

گواہ شد:- حسن محمد مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول ۱۲/۲۹ ۲۰

گواہ شد:- سکندر علی مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

نمبر ۳۹۱۴:- منکہ محمد صادق علی ولد فقیر محمد قوم اعوان ساکن ہریال ڈاکخانہ مہاراں تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ اس وقت ماہوار آمد مبلغ [illegible] روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان کرتا رہونگا۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:- محمد صادق علی احمدی بقلم خود ۳/۳۳ ۱۱

گواہ شد:- بقلم خود۔ بانا ولد بوٹا سکنہ ہریال قوم اعوان

گواہ شد:- چوہدری فقیر محمد نمبردار ساکن ہریال ولد محمد بخش

گواہ شد:- محمد دیوان نمبردار سکنہ مہاراں بقلم خود

نمبر ۳۹۴۴:- منکہ غلام زینب بی بی زوجہ بابو عبدالواحد صاحب ٹھیکیدار بھٹہ قوم ککے زئی عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۷ء ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد اس وقت پانچ ہزار کی ہے۔ جو بصورت حق مہر ہے۔ اور بذمہ شوہر ہے۔ اور میری کوئی جائداد نہیں۔ میں اپنے حق مہر کے جو پانچ ہزار ہے۔ ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اور اس کے سوائے بوقت وفات جو ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اور اگر میں کوئی رقم اس جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن قادیان وصیت کی مد میں کرونگی۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے۔

تاریخ ۴/۳۳ ۱۴۔

العبد:- غلام زینب بی بی۔

گواہ شد:- سردار کرم داد خان صاحب انسپکٹر وصایا قادیان دارالفضل

گواہ شد:- عبدالواحد بقلم خود خاوند موصیہ

نمبر ۳۹۴۵:- منکہ امۃ الرفیق بنت بابو عبدالواحد صاحب ٹھیکیدار بھٹہ قوم ککے زئی عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۸ء ساکن قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت جائداد پانچ ہزار کی ہے۔ جو بصورت مکان و زیورات طلائی کے ہے۔ مکان کی قیمت چار ہزار اور زیورات کی ایک ہزار روپیہ ہے۔ کل پانچ ہزار کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ ۱۴ اپریل ۱۹۳۳ء

العبد:- امۃ الرفیق

گواہ شد:- عبدالواحد بقلم خود

گواہ شد:- سردار کرم داد خان انسپکٹر وصایا قادیان محلہ دارالفضل

نمبر ۳۹۵۹:- میں مہتاب بی بی زوجہ کریم بخش قوم ارائیں عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۵ء ساکن اوجلہ ڈاکخانہ گورداسپور۔ ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۳۳ ۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے ترکہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری جائداد ایک بھینس قیمتی ایک سو روپیہ جو مجھ کو مہر میں ملی ہوئی ہے۔

العبد:- مہتاب بی بی موصیہ مذکور

گواہ شد:- برکت علی احمدی از ننگل باغبانان کاتب الحروف

گواہ شد:- عبدالغنی سکرٹری سکنہ اوجلہ بقلم خود۔

نمبر ۳۷۳۵:- میں سراج الدین ولد میاں غلام قادر قوم جٹ باجوہ پیشہ ملازمت تاریخ بیعت ۱۹۱۶ء ساکن قادیان ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۳۳ ۲۳ کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ ایک مکان سکنی واقعہ محلہ دارالرحمت قیمتی ۳۰۰/- روپیہ اس مکان کا اتنا ہی قرضہ ہے۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ مبلغ گیارہ روپیہ ماہوار ہے۔ میں تازیست اس کا ۱/۱۰ حصہ انجمن مذکور کو ادا کرتا رہونگا۔ والسلام

العبد:- سراج الدین خادم مسجد اقصیٰ قادیان

گواہ شد:- حکیم عطاء محمد بقلم خود

گواہ شد:- عبداللہ جان پشاوری۔

ہومیوپیتھک علاج اور ہومیوپیتھک ادویات

کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ بمقابلہ دوسری ادویات اور طریقہ علاج کے اس کے فائدے کئی ہیں کیونکہ مجرب اور زود اثر ہیں۔ سینکڑوں ڈاکٹروں کی ہزاروں مریضوں پر بار بار تجربہ کی ہوئی ہیں شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔ ہر وقت تیار۔ نہ گھوٹنے کی ضرورت نہ رگڑنے چھاننے کی تکلیف نہ ہی کڑوی کسیلی ہوتی ہیں۔ کھانے میں مزیدار بچے اور بڑے شوق سے کھاتے ہیں۔ لطیف طبائع کو ناگوار نہیں ہوتی۔ نہ طبیعت ان کے کھانے سے اکتاتی ہے۔ پرہیز بھی سخت نہیں فائدہ زیادہ کرتی ہیں جسم پر برے اثرات نہیں کرتی۔ کم خرچ ہیں۔

امراض مخصوصہ مردمان کے لئے خاص خاص مجرب ادویہ ہیں۔ حکم ربی ہو۔ تو ہومیوپیتھک علاج کبھی خطا نہیں کرتا۔ اگر آپ کو اپنی صحت کے متعلق تشویش ہے۔ تو جلدی کیجئے۔ اور آج ہی پورا حال لکھکر دوا منگا لیجئے۔ خدا شافی ہے کیا خبر ہے۔ آپکی صحت ان ہی دواؤں کے ذریعہ رکھی ہوئی ہو۔

ایم۔ایچ احمدی۔ہومیوپیتھ چتوڑ گڑھ میواڑ

کھڑکی
کھڑکی
کھڑکی
کھڑکی
دکان
دکان
کوٹھڑی
زنانہ بیٹھک
دالان
برآمدہ
دروازہ
صحن
رقبہ مکان ۲۵ مرلہ

روحانیت افزا منظر محبوب خدا کی قربت

خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب کے باغ کے مقابل بہشتی مقبرہ روڈ پر گوناگوں خوبیوں کا مالک

۱۔ مسجد مبارک اور مسجد اقصیٰ سے صرف سات آٹھ منٹ کے فاصلہ پر۔

۲۔ بستی سے باہر لیکن اس قدر نزدیک کہ منارۃ المسیح اور مسجد کے منارے و قادیان کی دیگر مشہور عمارتیں ہر وقت روحانیت افزاء نظارے پیش کرتی ہیں۔

۳۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا مزار مبارک اپنے پیارے محبوب کی یاد ہر وقت دل میں تازہ کرتا ہے۔

۴۔ گرمیوں میں باغ کی عطر بیز ٹھنڈی ہوائیں اور سردیوں میں چھٹکی ہوئی دھوپ

مکان کے تین حصے ہیں۔

اول:۔ جس میں دو دکانیں۔ ایک کمرہ اور باقی ضروریات جیساکہ نقشہ بالا سے ظاہر ہیں۔ موجود ہیں۔ اکیلے آدمی یا میاں بیوی کے لئے جو تاجر ہوں نعمت غیر مترقبہ ہے۔

دوم:۔ بڑی فیملی کے لئے جو کھلی فضا میں لیکن آبادی کے قریب زندگی بسر کرنے کے خواہشمند ہوں۔ تمام ضروریات زندگی مہیا۔

سوم:۔ سفید زمین ملحقہ مکان۔ رقبہ ایک کنال۔ دس مرلہ کی بنیادیں استوار شدہ۔

تینوں چیزیں یکمشت لینے والوں کو خاص رعایت۔ کساد بازاری کی وجہ سے ۲/۳ قیمت پر بقیہ حالات پتہ ذیل سے۔

اے۔آر۔خواجہ۔قادیان

اپنے بچوں کو امتحان میں کامیاب کرانے کیلئے

جناب قاضی اشتیاق احمد صاحب عباسی اوورسیر مین پوری کے تجربہ سے فائدہ اٹھائیے۔ قاضی صاحب فرماتے ہیں "میرے ایک عزیز جو کئی سال سے انٹرنس کے امتحان میں صرف انگریزی میں فیل ہوتے تھے۔ محض جدید انگلش ٹیچر کی بدولت جس میں بقول شخصے دریا کو کوزہ میں بھر کر دکھلایا گیا ہے۔ اس سال امتحان میں کامیاب ہو گئے"۔

کوئی وجہ نہیں کہ آپ کا کوئی عزیز اس بیش قیمت کتاب کے مطالعہ سے محروم رہے۔ اگر ایک ایک سبق سے اس کی گرامر ترجمہ گفتگو اور کمپوزیشن میں اضافہ نہ ہوتا چلا جائے۔ تو کل قیمت (ڈیڑھ روپیہ علاوہ محصولڈاک) واپس کر دی جائے گی۔

قمر برادرز (الف) شملہ

اردو شارٹ ہینڈ

مختصر نویسی کے مستند ماہر و شہرہ آفاق استاد مسٹر جی ایم مہتہ ایف۔ایس۔ڈی۔ایس۔سی۔ٹی ایس۔ٹی (انگلینڈ) ایم۔آئی۔ایس۔ڈی۔ایم (پیرس) پرنسپل صاحب انڈین کارسپونڈنس کالج کی تازہ تصنیف صرف دس آسان سبق کوزہ میں دریا پراسپکٹس و نمونہ سبق **مفت**

مینیجر انڈین کارسپونڈنس کالج بٹالہ۔پنجاب

ضرورت ہے

۔ انٹرنس اور ایف اے پاس یا فیل نوجوانوں کی جو تیس روپے سے ڈہائی سو روپے ماہوار تک کی ملازمت حاصل کرنا چاہتے ہوں۔ قواعد ۱/ کا ٹکٹ بھیج کر منگوالیں۔

پنجاب انجینیرنگ انسٹی ٹیوٹ جالندھر شہر

سرمہ نور

قادیان کا قدیمی مشہور عالم بے نظیر تحفہ
رجسٹرڈ
قیمت فی تولہ دو روپیہ
ملنے کا پتہ
شفاخانہ
رفیق حیات قادیان

لڑکی سے لڑکا

ایام حمل میں ۹ ہفتے تک جبکہ جنین کچی حالت میں ہوتا ہے۔ این ڈی۔ ڈھلن صاحب اے آر سین۔ آئی وغیرہ لنڈن کی تیار کردہ مجرب و آزمودہ تین گولیاں کھلائیں۔ جراثیم نرینہ غالب اور مادینہ مغلوب ہو کر بفضل خدا لڑکا پیدا ہوگا۔ ضرورت مند فائدہ اٹھائیں۔ قیمت برائے نام پانچ روپے (صہ) احمدی دوستوں کو مزید رعایت ہوگی۔ قیمتی تصادیق موجود ہیں

المشتہر:۔ ایم۔ نواب الدین مینیجر جوب اولاد نرینہ میاں محلہ بٹالہ ضلع گورداسپور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

کراچی میں آریوں کے جلوس کے موقع پر جو فساد ہوا تھا۔ اس کے متعلق مسلم اور ہندو لیڈروں کی سعی سے ۸ جولائی کو فیصلہ ہو گیا ہے۔ آریوں نے مسلمانوں کو اطمینان دلایا۔ کہ مسجد کے پاس باجا نہیں بجایا جائے گا اور مسلمان رہنماؤں نے بھی مسلمانوں کے پر امن رہنے کا یقین دلایا ہے۔

چانسلر پنجاب یونیورسٹی نے سر ذوالفقار علی خان صاحب کی جگہ پر کرنے کے لئے شیخ اصغر علی صاحب بی۔ اے۔ بار ایٹ لاء سی۔ پی۔ ای۔ آئی۔ سی۔ ایس کو پنجاب یونیورسٹی کا فیلو نامزد کیا ہے۔

ناگپور کے ایک کارخانہ کے متعلق خبر ہے کہ اس پر ۸ جولائی کو ۲۵ عورتوں نے پکٹنگ کیا۔ اور مزدوروں کے اندر جانے کا راستہ حائل ہو کر بند کر دیا۔ پولیس نے لاری میں بٹھا کر مزدوروں کو اندر دھکیل دیا۔ اور جب ایک عورت نے پولیس کے حلقہ کو توڑنے کی کوشش کی۔ تو اسے گرفتار کر لیا گیا۔

کانپور سے ۷ جولائی کی خبر ہے۔ کہ وہاں پر ایکسپریس گاڑی جس میں بہت سے معزز اصحاب سوار تھے۔ ایک مال گاڑی کے چند ڈبوں سے ٹکرا گئی۔ کئی ایک کو شدید ضربات آئیں۔

آل انڈیا نمائش کے متعلق شملہ کی ایک خبر ہے کہ آرگنائزنگ سکرٹری نے اخبارات کو اطلاع دی ہے۔ کہ انڈین امپائر نمائش بمقام لاہور منعقد کرنے کی تیاریاں ہو رہی ہیں یہ نمائش ۱۵ دسمبر ۳۳ء سے شروع ہو کر آخیر جنوری ۳۴ء تک ہوگی۔

مالوی جی نے ۹ جولائی کو پھر اعلان کیا ہے۔ کہ میں نے کلکتہ پولیس کے خلاف کانگرسی ڈیلی گیٹوں کی زدوکوب کے متعلق جو الزامات لگائے تھے۔ وہ صحیح ہیں۔ اور میں مسٹر ہڈسن ہور کو چیلنج دیتا ہوں۔ کہ ان کی پبلک تحقیقات کرا کے الزامات کی جانچ کریں۔

کولہاپور سے ۷ جولائی کی خبر ہے۔ کہ ایک پروفیسر کالج کلاس میں لیکچر دے رہے تھے۔ کہ اچانک چھت سے ایک پتھر ان کے سر پر گر پڑا۔ اور وہ فوراً فوت ہو گئے۔

ضلع کانگڑہ تحصیل ہمیرپور کے متعلق ۹ جولائی کی اطلاع ہے کہ وہاں ہیضہ پھوٹ پڑا ہے۔ جس سے ایک گاؤں کا ذیلدار مقامی سکول کا ہیڈ ماسٹر اور پولیس سب انسپکٹر کی ایک لڑکی مر چکے ہیں۔ اور بھی اموات ہو رہی ہیں۔

سری نگر سے ۸ جولائی کی خبر ہے کہ کشمیری پنڈتوں کا آپس میں تنازع بڑھ کر نازک صورت اختیار کر رہا ہے۔ ہر روز ایک دوسرے کے خلاف بیان شائع ہوتا ہے۔ جس میں ایک دوسرے کو برا بھلا کہا جاتا ہے۔ ان حالات میں فساد ہونے کا خطرہ ہے۔

مسلم لیگ کے نام سے لاہور میں ۹ جولائی کی شام کو ملک برکت علی ایڈووکیٹ کے مکان پر ایک جلسہ منعقد ہوا۔ حاضرین جلسہ میں قریباً ۱۵ اشخاص نے شمولیت کی۔ ناموں کے متعلق صاحب صدر سے دریافت کیا گیا لیکن انہوں نے ممبروں کے نام صیغہ راز میں رکھے۔ جلسے کی کارروائی تقریباً بیس پچیس منٹ میں ختم ہو گئی۔ جلسے میں اخبارات کے نمائندوں کو داخلے کی اجازت نہ تھی۔ لیکن بعد میں ایسوشی ایٹڈ پریس کے ذریعہ سے ایک بیان جاری کیا گیا۔ آغاز کار میں صدر جلسہ مسٹر عبد العزیز نے ایک تقریر کی اور آٹھ قراردادیں منظور کی گئیں۔ لیگ کا آئندہ آئین مرتب کرنے کے لئے پانچ آدمیوں کی ایک سب کمیٹی مقرر کی گئی۔ جس میں ملک برکت علی ایڈووکیٹ۔ مسٹر غلام رسول۔ مسٹر بدر الاسلام۔ علی خاں بیرسٹر شیخ نیاز علی ایڈووکیٹ اور شیخ صادق حسن۔ ایم۔ ایل۔ اے شامل ہیں۔ ایک قرارداد میں یہ فیصلہ کیا گیا۔ کہ چونکہ لیگ کا اس وقت کوئی سکرٹری یا جائنٹ سکرٹری نہیں ہے۔ اور مسٹر شمس الحسن اسسٹنٹ سکرٹری لیگ کے رجسٹروں کا چارج دینے سے انکاری ہیں۔ لہٰذا لیگ کا دفتر بلی ماران سٹریٹ دہلی سے ۱۹ ٹمپل روڈ لاہور میں منتقل کیا جاتا ہے۔ کپتان شیر محمد صاحب ایم۔ ایل۔ اے۔ مفتی محمد صادق صاحب اور مولوی محمد اسمٰعیل صاحب غزنوی امرتسر حسب مقررہ وقت پر جلسہ گاہ میں پہنچے۔ تو اس وقت جلسے کی کارروائی ختم ہو چکی تھی۔ اور سوائے صاحب صدر کے تمام ممبران جا چکے تھے۔

بنگہ (ضلع جالندھر) کی ۱۰ جولائی کی خبر ہے۔ کہ مکندپور کا ایک ہندو حلوائی جو ایک گاؤں کے میلے میں مٹھائی بنا رہا تھا اس پر دفعتہً دو آدمیوں نے کھولتے ہوئے تیل کا برتن انڈیل دیا۔ جس سے وہ ہلاک ہو گیا۔

مصطفیٰ کمال پاشا کے متعلق انقلاب ۱۲ جولائی نے یہ خبر شائع کی ہے۔ کہ اس کے یہ حکم دینے پر کہ نماز میں بجائے عربی قرآن کے اس کا ترجمہ پڑھا جائے۔ جگہ جگہ پر بلوے ہوئے ہیں۔ اور ایک ایسی انجمن بن گئی ہے۔ جس نے اپنا یہ مقصد قرار دیا ہے۔ کہ وہ قرآن کی عظمت قائم کرے گی۔ اور نمازوں میں عربی کو بحال کر کے چھوڑے گی حال ہی میں اس انجمن کے ایک رکن نے کمال پاشا کی ٹرین پر بم مارا جو خطا گیا۔ بروصہ میں بھی زبردست بلوہ ہوا۔

گاندھی جی کے متعلق شملہ سے ۱۰ جولائی کی خبر ہے۔ کہ انہوں نے برت کے بعد وائسرائے سے ملاقات کرنے کی درخواست کی۔ جس کے جواب میں وائسرائے نے لکھا ہے کہ جب تک کانگریس سول نافرمانی کو غیر مشروط طور پر واپس نہ لے۔ ملاقات کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔

واشنگٹن سے ۱۰ جولائی کی فری پریس کی خبر ہے کہ مسٹر روزولٹ پریذیڈنٹ نے کاٹن ٹیکسٹائل انڈسٹریل کوڈ کو منظور کر لیا ہے۔ جس کی رو سے ۱۲ تا ۱۳ ڈالر کم از کم ہفتہ وار تنخواہ لازمی قرار دی گئی ہے۔ اور ۴۰ گھنٹہ کا ہفتہ مقرر کیا گیا ہے۔

حیدرآباد (دکن) سے ۱۰ جولائی کی خبر ہے۔ کہ وہاں کے اور سکندرآباد کے ہندوؤں نے ۸ جولائی کو جو تلگو سال کا پہلا دن ہے۔ اس وہم کی بنا پر ایک نیا تہوار منایا۔ کہ موت کی دیوی نے ایک بوڑھی عورت کی شکل میں مجسم ہو کر اس کا حکم دیا ہے۔

لنڈن سے ۸ جولائی کی خبر ہے کہ لنڈن پہنچنے پر مہاراجہ الور نے اخباری نمائندہ کو انٹرویو کے دوران میں کہا۔ الور سے میری جلاوطنی شمالی ہندوستان کے پان اسلامک مسلمانوں کی منظم کوشش کا نتیجہ ہے۔ مہاراجہ نے مزید کہا۔ کہ مسلمان افغانستان شمال مغربی سرحدی صوبہ اور پنجاب کو ملا کر ایک پان اسلامک سلطنت قائم کرنے کی منظم کوشش کر رہے ہیں۔ دو سال ہوئے میں نے گورنمنٹ کو آگاہ کر دیا تھا۔ کہ ریاست میں مسلمان شورش بپا کرنے والے ہیں۔ مگر اس نے کوئی توجہ نہ کی۔

انجمن قریشیان امرتسر نے ۶ جولائی کو ایک اجلاس میں اس بات پر گورنمنٹ کے لئے شکریہ کا اظہار کیا۔ کہ پنجاب کے اضلاع حصار۔ رہتک۔ لدھیانہ۔ فیروزپور۔ امرتسر اور گورداسپور کے قریشیوں کو زراعت پیشہ قرار دیدیا گیا ہے۔

گاندھی جی کے متعلق لنڈن سے ۱۰ جولائی کی خبر ہے۔ کہ پولیٹیکل حلقوں میں یہ خیال ظاہر کیا جا رہا ہے۔ کہ ان کو پارلیمنٹری کمیٹی کے اکتوبر کے اجلاس میں شمولیت کے لئے مدعو کیا جائیگا۔ وزیر ہند اس تجویز کے حق میں ہیں۔ لیکن گورنمنٹ ہند اس کے خلاف ہے۔

جرمنی کی برسر اقتدار نازی پارٹی نے ایک نیا حکم جاری

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی